# بے قرار دل کا قرار

ندیم ایاز

مکتبہ دار الرحیل

کتاب:بے قرار دل کا قرار

مولف:ندیم ایاز

سال اشاعت:2021

قیمت:150روپیہ

## فہرست

مقدمہ....................................................................................................4
تالیفات ..................................................................................................6
(1) اپنے بیماروں کا علاج کتاب وسنت سے کیسے کریں؟! ................................7
(2) دکھوں،غموں اور پریشانیوں کا علاج قرآن و سنت کی روشنی میں! .............63

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مقدمہ

الحمدللہ، اصلاحی سلسلے کی یہ ایک اور بہترین کتاب ہے۔ جہاں دکھ اور مصیبتیں بڑھ گئیں ہیں وہاں ایمان کو جلا بخشنے کے لئے قرآن وسنت کی روشنی ایک بہترین ذریعہ ہے، ثابت قدم ہیں وہ لوگ ہر دکھ، خوف اور پریشانی میں جن کو لا الہ الا اللہ نے مضبوط کردیا ہے۔

کسی کے دل میں سرور اور خوشی کا اِحساس ڈال دینا ایک اُفضل عبادت ہے آپ کے دکھ کم کرنے میں یہ میری استطاعت میں ہے کہ کلمہ خیر آپ کے سامنے رکھوں اللہ تعالیٰ مجھے مزید توفیق عطا فرمائے آمین

میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ دو کتابوں: غم نہ کریں اور زندگی سے لطف اٹھائیں کا مطالعہ ضرور کریں۔

میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کتابت کی غلطیاں دور ہوں پھر بھی آپ سب سے اور خصوصاعلماء سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی قسم کی غلطی ہوئی ہو تو مجھے ضرور آگاہ کرلیں تاکہ آئندہ اسے غلطیوں سے پاک کرکے مزید بہتر بنایا جاسکے۔ میں اپنے بہن بھائیوں اور شاگردوں سے خصوصی طور پر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طور پہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور بیوی بچوں سے بھی مطالعہ کروائیں۔

سکول کالج اور کمپنیوں کے انتظامیہ سے درخواست ہے کہ کچھ وقت درس قران وحدیث کے لئے بھی دے دیں طلباء اور ملازمین کے مثبت کردار کی تعمیر میں یہ ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ یہ کتاب ایک آسان اور قابل فہم مجموعہ ہے یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے کسی خاص مسلک، فرقے یا تنظیم کی کتاب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنادے آمین۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے، میرے والدین، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کیجئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ تمام عالم اسلام کو بلکہ تمام انسانیت کو دعا میں یاد رکھا کریں اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعاگو ہوں۔ جزاک اللہ خیرا

قاری شیخ ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالیٰ

21 نومبر 2021 کراچی

00923172134743 whatsapp

Peaceofmindna.com website

Peaceofmind.na facebook page

نوٹ: شیخ کامران یاسین صاحب سے باقاعدہ اجازت لے کر یہ مضامین islamfort.com ویب سائٹ سے ہو بہو لئے گئے ہیں

## تالیفات

(1)قرآنی دعائیں

(2)اللہ کے بندے مادہ پرست نہیں ہوتے

(3)اصلاح النساء

(4)طرق التفسیر

(5)قرآن مجید کی تفسیر کے اقسام

(6)المناھج المختلفۃ للمفسرین

(7)الکبائر التي ذکرھا الإمام الذھبي

(8)اسلام سائنس اور الحاد

(9)ملحدین کے پچاس اعتراضات کے جوابات

(10)ملحدین کی اصلاح

(11)خدا کے بارے میں ملحدین کی پریشانی کا علاج

(12)پاکستان میں اسلامی دستور کے لیے علماء کے 22 متفقہ نکات

(13)أسھل طریقۃ لحفظ القرآن الکریم

(14)صحیفہ ہمام بن منبہ

(15)المعجم الصغیر للطبرانی

(16)پیغام مدینہ جلد اول

(17)پیغام مدینہ جلد دوم

(18)پیغام مدینہ جلد سوم

(19)پیغام مدینہ جلد چہارم

(20)پیغام مدینہ جلد پنجم

(21)پیغام مدینہ جلد ششم

(22)پیغام مکہ جلد اول

(23)مقالات حصن المسلم جلد اول

(24)مقالات سیرت جلد اول

(25)مقالات سیرت جلد دوم

(26)مقالات سیرت جلد سوم

(27)مقالات حصن المسلم جلد دوم

(28)مقالات حصن المسلم جلد سوم

(29)مقالات حصن المسلم جلد چھارم

(30)مقالات حصن المسلم جلد پنجم

(31)مقالات حصن المسلم جلد ششم

(32)مقالات حصن المسلم جلد ھفتم

(33)مقالات حصن المسلم جلد ھشتم

(34)بے قرار دل کا قرار

(1) اپنے بیماروں کا علاج کتاب وسنت سے کیسے کریں؟!

الشیخ خالد حسین گورایہ حفظہ اللہ

**الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين۔۔۔أما بعد!**

تمہید:

تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو یہ فرماتا ہے کہ:

**يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ**

**یونس**–57

ترجمہ: " اے لوگوں! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے"۔

اور درود وسلام ہو پیارے محمد ﷺ پر جو یہ فرماتے ہیں کہ "بیشک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے ساتھ اس کی دوا بھی اتاری ہے جس نے جان لیا اس نے جان لیا اور جو جاہل رہا وہ جاہل ہی رہا "۔[2]

امابعد:

آج کے اس آخری دور میں قرآن مجید سے علاج کرنے کی صورت عام ہو چکی ہے۔ یہ صورت بلاشک وشبہ ایک بہت اچھی چیز ہے، لیکن جو چیز پریشان کن اور قابلِ افسوس ہے وہ یہ کہ اس کام کو سرانجام دینے والے چند جاہل قاری حضرات ہیں جو علم شرعی سے بالکل کورے ہوتے ہیں، ان کا یہ منافع بخش کاروبار بن گیا ہے اور لوگوں کا مال باطل وناجائز طریقوں سے بٹورنے میں لگے ہوئے ہیں ۔ جبکہ دوسری جانب بہت سے لوگ محض میڈیکل علاج پر تکیہ کرکے شرعی دواؤں اور دعاؤں کو بالکل فراموش کر چکے ہیں۔ یہی وہ بنیادی وجہ

تھی جس بنا پر اس موضوع پر ایک عاجزانہ تحریر لکھنے کیلئے میں نے قلم اٹھایا، جب میں نے محسوس کیا کہ لوگوں کے عقائد (بالخصوص ان قراء حضرات کے) درست کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ (ان میں اہل توحید بھی ہیں) کہ ان کا بدعات طلاسم اور صوفی خرافات سے ناطہ وتعلق توڑا جائے، اس کے ساتھ ان ڈاکٹرز حضرات کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے جنہوں نے بیماری میں ایمان کے کرادار کو بالکل فراموش کر دیا ہے اور صحیح شرعی دم سے لاپرواہی اور پہلو تہی اختیار کرتے ہیں۔

اس لئے ضروری تھا کہ چند ضروری قواعد وضوابط متعین کردئے جائیں، اور قرآنی علاج کے لئے چند کلینک کھولے جائیں تاکہ کتاب وسنت کے دلائل کی روشنی میں صحیح شرعی مفاہیم کی وضاحت کے ساتھ اس شعبہ کو شعبدہ بازوں اور دجالوں سے محفوظ کیا جاسکے۔ یہ کلینک دیگر طبی ونفسیاتی ہسپتالوں کے ساتھ اور سرکاری سرپرستی میں ہونے چاہئیں، اس کے ساتھ مناسب قراء اور صلاح وتقویٰ اور علم شرعی سے مالا مال لوگوں کو منتخب کرکے وہاں بٹھایا جائے اس کے ساتھ مسلسل ان کی نگرانی بھی کی جاتی رہنی چاہیئے، اسی ذریعہ سے اَصل دوا یعنی شرعی دم اور سببِ دوا یعنی مادی وطبی اشیاء میں جمع ممکن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا علاج میں یہی منہج ہوا کرتا تھا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ” تم دو شفاؤں کو لازم پکڑو قرآن اور شہد “۔]3[

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ” آپ ﷺ نے اس فرمان میں طبِ بشری اور طب الٰہی دونوں کو یکجا کر دیا ہے “۔]4[

چونکہ لوگوں کی غالب واکثر بیماریوں کی وجہ نظر بد ہوتی ہے اور اس حدیث (العین حق)(نظر بر حق ہے) کا معنی یہ ہے اللہ کا ذکر کئے بغیر کسی کی توصیف وتعریف کرنا(زبان کا زہر ہے) نہ کہ اس سے مراد آنکھ بطور آلہ مراد ہے۔ اس کی نسبت آنکھ کی جانب اس لئے کی گئی ہے کہ کیونکہ حقیقت حال کا وصف وہی بیان کر رہی ہوتی ہے، اس وقت موقع پر موجود شیاطین اسے لے کر موصوف کو تکلیف دینے کی ٹھان لیتے ہیں(اللہ کے حکم سے) کیونکہ نظر بد کا یہ مفہوم شرعی میرے علم کے مطابق شاید اس سے پہلے بیان نہیں ہوا، لہذا میں نے اس کتابچہ میں بے پناہ کوشش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بعد عقیدہ کے متخصص علماء کرام کی رہنمائی سے (دم) کی شرعی اصول بندی کردی جائے جو کہ زیادہ ضروری تھا۔] 5[

میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور بڑی عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ اس کتابچہ کو پڑھنے والے اسے لوگوں تک پہنچانے والے اور اس کے لکھنے والے کیلئے دعا کرنے والے کو اس سے فائدہ پہنچائے۔

**إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ**

**هود–88**

ترجمہ: ”میں تو جہاں تک ہو سکے اصلاح ہی چاہتا ہوں“۔

**وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ وسلم**

**فصل اول:**

## علاج کا طریقہ کار

کسی بھی نوعیت کی بیماری کے علاج سے قبل چند ضروری قواعد اور اقدامات کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے، جن میں سے چند ایک ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

(1) فراست سے کام لینا: فرمان باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ

الحجر–75

ترجمہ: "بلا شبہ گہری نظر رکھنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں"۔

فراست إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ الفاتحۃ–5

کے منازل و مراتب میں سے ایک اہم مرتبہ ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب "مدارج السالکین (284/2)" میں رقمطراز ہیں کہ "مجاہد کہتے ہیں "متوسمین" سے مراد فہم و فراست رکھنے والے ہیں، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" دیکھنے والے مراد ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں "عبرت و نصیحت حاصل کرنے والے "جبکہ مقاتل کہتے ہیں "غور و فکر کرنے والے مراد ہیں"۔

فراست سے مراد:

ظاہری حالات و واقعات کی روشنی میں باطنی اخلاق و کردار کا اندازہ لگانا مراد ہے۔]6[

یہاں اسی فراست کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرنا ضروری ہے وہ فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشان تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دم کرو، اس کو نظر لگ گئی ہے"۔]7[

(حدیث میں لفظِ" سفعۃ"وارد ہوا ہے) اس کی تعریف میں علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: " ابراہیم حربی فرماتے ہیں:" اس سے مراد چہرے کی سیاہی ہے"۔ اور اصمعی لکھتے ہیں" سیاہی مائل زرد رنگ "،بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ " اس سے مراد پیلا پن ہے "۔ اور ابن قتیبہ لکھتے ہیں:" ایسے رنگ کا نمایاں ہونا جو چہرے کی رنگت سے منفرد ہو"۔

(سفعۃ) کی تفسیر میں یہ جو تمام معنی بیان کئے گئے ہیں سب تقریبا قریب قریب ہی ہیں۔ اگر چہرے کا رنگ زرد ہے تو سفعہ محض سیاہ ہوگا، اور اگر چہرے کا رنگ سفید ہے تو سفعہ پیلا پن ہوگا، اگر چہرے کا رنگ سیاہ ہوگا تو سفعہ ایسا زرد رنگ جو سیاہی مائل ہو، ہوگا"۔] 8[

لہذا(معالج کو چاہئے کہ) مریض اگر مرد ہے تو اس کے چہرے کا اچھی طرح جائزہ لے۔ اور اگر وہ خاتون ہے تو اجنبی مرد کے لئے اس کا چہرہ دیکھنا جائز نہیں، الا کہ دم کرنے والا شخص اس عورت کا محرم ہو تو وہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

(2)بیماری کی تشخیص اور اس کی نوعیت کا سمجھنا:

لہذا پہلے لمحے میں ہی مریض کو مارپیٹ شروع کردینا، اس کا گلا دبانا، ناک میں کوئی چیز ڈالنا، بجلی کا کرنٹ لگانا کارآمد نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طرح کے حربے بسا اوقات مریض یا معالج کیلئے خطرناک نتائج کا باعث بن جاتے ہیں۔ لہذا علاج میں مرحلہ وار ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ جنات کا کسی انسان کے جسم میں داخل ہونا افعالِ منکرات میں سے ایک منکر ہے، جس کی تردید منکر فعل کے مراتب کو سامنے رکھتے ہوئے کی جانی چاہئے۔

اس لئے سب سے پہلے مریض پر شرعی اوراد اور قرآن مجید کی آیات پڑھنا بذات خود شفا یابی کا مرحلہ اور کامیاب طریقہ علاج بھی ہے بلکہ یہ اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعے سے اس (شریر) جن کی ہدایت کی جانب رہنمائی اور دعوت بھی ہے کہ وہ برائی سے تائب ہو کر ہدایت کو قبول کرے۔

جب ہم رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بعض مریضوں (جو جنات وشیاطین کے متاثرہ تھے) کے علاج کا جائزہ لیتے ہیں کہ آپ نے ان متاثرہ افراد کا علاج کیسے کیا تو اس کی حکمت اور تاثیر کا آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

ان میں سے چند ایک لمحات ومواقع ملاحظہ فرمائیں:

1 امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ایک روایت سیدنا ابن عباس سے نقل کی کہ " ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی اور عرض کرنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ "میرے اس بیٹے کو پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں جو عموما ہمارے دوپہر اور رات کے کھانے وقت پڑتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہمارا کھانا خراب کر دیتا ہے۔فرماتے ہیں:" رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس کیلئے دعا کی، جس سے اس نے زور سے کھانسا اور الٹی کی تو اس کے پیٹ سے کتے کے بچے کی مانند ایک سیاہ جانور نکل کر بھاگا"۔[9]

2 امام احمد رحمہ اللہ ام ابان بنت الوازع اور وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ " ان کے دادا اپنے ایک پاگل بیٹے کو لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:"اسے میرے قریب

کرو، اوراس کی پیٹھ میری طرف کردو، آپ نے اس کے کپڑے اکٹھے کرکے اوپر اور نیچے دونوں جانب سے مضبوطی سے پکڑے، اور اس کی پیٹھ پر مارنے لگے، اور یہ فرماتے رہے "اخسأ عدو اللہ" تو وہ لڑکا بالکل ٹھیک طرح سے دیکھنے بھالنے لگ گیا۔ ابن ماجہ کی روایت میں عثمان بن ابی العاص کی روایت میں ان الفاظ کا تذکرہ ہے کہ "اخرج عدو اللہ" اے اللہ کے دشمن نکل جاؤ۔ ]10[

3امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اسامہ بن زید کی ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں "میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے سفر پر نکلا یہاں تک کہ جب آپ بطن روحاء کے مقام پر پہنچے تو ایک عورت اپنے بیٹے کو لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور فرمانے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ میرا یہ بیٹا جس دن سے پیدا ہوا ہے اس دن سے آج تک اس (کی تکلیف) میں افاقہ نہیں ہوا اور نہ ہوش آیا ہے، آپ نے اس کے سینے اور پیٹ کے درمیان کجاوہ رکھا پھر اس کے منہ میں تھتکارا۔ اور فرمایا" اے اللہ کے دشمن نکل جاؤ میں اللہ کا رسول ہوں" فرماتے ہیں: "آپ نے پھر وہ بچہ اس خاتون کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا" اسے لے جاؤ اب اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔ ]11[

4امام ابو یعلیٰ حسن الصنعانی کے طریق سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کسی آسیب زدہ شخص کے کان میں کچھ پڑھا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔ اس پر آپ ﷺ نے ابن مسعود سے دریافت کیا کہ "آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟" ابن مسعود فرمانے لگے میں نے یہ آیات پڑھی ہیں:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

المؤمنون–118/115

ترجمہ: "کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی کریم عرش کا مالک ہے اور جو کوئی اس سب کے باوجود اللہ کے ساتھ کسی بھی اور ایسے خود ساختہ اور فرضی معبود کو پکارے گا جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو سوائے اسکے نہیں کہ اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہی ہوگا، یہ قطعی اور یقینی امر ہے کہ کافر کبھی فلاح نہیں پا سکیں گے اور اے پیغمبر آپ یوں کہا کریں کہ اے میرے رب، بخشش فرما، اور رحم فرما کہ تو ہی ہے سب سے بڑا رحم کرنے والا"۔

رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: اگر کوئی صاحبِ توفیق شخص یہ آیات کسی پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے"۔

امام ہیثمی فرماتے ہیں "اس روایت میں ابن لھیعۃ ہے جو کہ ضعیف ہے اور اس کی حدیث حسن درجے کی ہے۔ جبکہ سند کے دیگر راوی صحیح کے راوی ہیں۔] "12[

لہذا ان روایات کی رو سے طریقہ علاج میں جو فرق دیکھا گیا ہے وہ مرض کے اسباب، علامات اور ان کے مختلف طریقہ ہائے علاج کی وجہ سے ہے۔ یہیں سے ہمارے سامنے بعض معالجین کی ناکامی کی اصل وجہ کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ وہ ہر قسم کے امراض

وعلامات سے صرف ایک ہی طریقہ (جو مار دھاڑ کا ہوتا ہے) سے نبٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(3) قرآن ہر چیز کا علاج ہے:

دوا اور علاج میں بنیادی بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید سے ہونا چاہیے۔ پھر دوسرے نمبر پر مروج داؤں کے ساتھ۔ (یہ محض روحانی امراض میں نہیں) بلکہ جسمانی امراض میں بھی اسی چیز کو ملحوظ خاطر رکھا جائے، نہ کہ جیسا بعض جاہل معالجین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی فرد کی بیماری کا تعلق جسمانی عضو سے ہے تو وہ ہسپتالوں سے رجوع کرے، اور جس کو نفسیاتی مرض لاحق ہے وہ نفسیاتی کلینک اور ماہرین نفسیات سے رجوع کرے۔ اور اگر کوئی روحانی بیماری میں مبتلا ہے تو اس کا علاج دم، ادعیہ اور قرآن سے کیا جاتا ہے۔

یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ لوگ اس طرح کی تقسیم کس بنیاد پر کرتے ہیں؟ جبکہ قرآن دلوں کا علاج اور اس کی دوا ہے، اور جسموں کی سلامتی اور اس کی شفا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ

الاسراء–82

ترجمہ: ''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کیلئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے''۔

یہاں لفظِ ''شفاء'' پر غور کریں، اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ قرآن ''دوا'' ہے۔ بلکہ یہ کہا کہ یہ ''شفاء'' ہے۔ کیونکہ شفا دوا کا ظاہری اور حتمی نتیجہ ہے۔ جبکہ دوا میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ شفایاب کرے یا نہ کرے؟

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب ”زاد المعاد“ میں لکھتے ہیں: ”قرآن مجید ہر قسم کی دلی اور جسمانی، دنیاوی واخروی بیماریوں کا مکمل علاج ہے۔ لیکن ہر کسی کو قرآن سے شفاء حاصل کرنے کی اہلیت اور توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ اگر بیمار شخص اس قرآن سے دوا کا حصول اچھے طریقے سے کرے اور اپنی بیماری پر مرہم مکمل سچائی، ایمان، مکمل قبولیت اور اعتقاد کامل وجازم اور شرائط کی تکمیل کے ساتھ رکھے تو اس کا مقابلہ کبھی بھی کوئی بیماری نہیں کر سکتی۔ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ بیماریاں رب سماء وارض کے کلام کا مقابلہ کر سکیں؟! ایسا کلام کہ اگر وہ پہاڑوں پر نازل ہوتا تو انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا، اور اگر زمین پر نازل ہوتا تو اسے چیر دیتا۔ لہذا دلوں اور جسموں کی کوئی بھی بیماری ہو مگر قرآن میں اس کا علاج اور اس کے سبب پر دلالت ورہنمائی موجود ہے۔ تو جسے قرآن شفاء نہ دے سکے اللہ اسے کبھی شفاء نہ دے، اور جسے قرآن کافی نہ ہو اسے اللہ بھی کافی نہ ہو۔]“13[

لہذا قرآن مجید سے علاج کرتے وقت یقینِ کامل، اور اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بیمار کے دوا سے فائدہ اٹھانے کی بنیادی شرط ہی یہ ہے کہ وہ اسے قبول کرے اور اس سے فائدہ حاصل ہونے کا اعتقاد رکھے“۔] 14[

اللہ تعالیٰ کے کلام کو تجرباتی طور پر استعمال نہیں کیا جاتا ایسا کرنا اعتقاد میں خلل کی دلیل ہے۔ اگر کسی نے زمزم کے پانی کو بطور تجربہ استعمال کیا تو اسے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ کامل یقین کے ساتھ اس سے اللہ کے حکم سے فائدہ حاصل ہونے کے عقیدہ کے ساتھ پیا جائے تو فائدہ حاصل ہوگا۔

الغرض قرآن مجید کے ذریعہ جسمانی امراض کے علاج کی بات کی جائے تو بات بہت طول پکڑ جائے گی مگر بغرض تفہیم میں یہاں چند ایک مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

بہت سی (جسمانی اور نفسیاتی) بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ انہیں بڑھانے میں شیطان کا کلیدی کردار ہوتا ہے ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے خون کی گردش میں تصرف کا اختیار دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ذی شان ہے کہ "شیطان بنی آدم میں خون کی طرح دوڑتا ہے"۔[15]

انہی علامات میں سے ایک غصہ بھی ہے۔

غصہ: غصہ بہت سی بیماریوں کے جنم لینے کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے جب ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے وصیت ونصیحت فرمایئے ، تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا:

لا تغضب

غصہ مت کرو۔ اس نے بار بار نصیحت کرنے کا کہا تو آپ نے ہر بار یہی جواب دیا کہ "غصہ نہ کرو"۔[16]

غصہ کی تاثیر جسم پر واضح طور پر دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے ،معدہ کا زخم (السر) تیزابیت ، اور اعصابی قولون اسی شدید غصہ کا ہی نتیجہ ہیں ۔اسی طرح بعض لوگوں میں شوگر کی وجہ وہ بے چینی ہے جس کی وجہ غصہ ہوتا ہے، اسی طرح بہت سے پوشیدہ امراض وغیرہ کا باعث یہی غصہ بنتا ہے۔ خصوصا سر اور دماغ کی بیماریاں جن میں درد، شریانوں کا پھٹنا، دماغی سکتہ، اچانک فالج کا اٹیک، نیز دل کی بیماریاں، angina pectorisوغیرہ ان سب کا بنیادی سبب غصہ ہی ہوتا ہے۔ اور غصہ ان

بیماریوں کی پیدائش اور افزائش وبڑھوتری میں کلیدی کردارادا کرتا ہے ۔ بلکہ غصہ ہی ہر برائی کی جڑ ہے۔ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ

ص–41

ترجمہ :"اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کر، جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے"۔

حتی کہ بعض اہل علم کا یہاں تک کہنا ہے کہ ایوب علیہ السلام کو تمام جسمانی اور نفسیاتی بیماریاں لاحق ہوئیں تھیں ۔ اور باری جل وعلا کے اس فرمان کہ "بِنُصْبٍ وَعَذَاب" سے مراد ہے کہ "شیطان نے مجھے تھکاوٹ، درد اور نفسیاتی عذاب میں مبتلا کیا ہے ۔ یہاں ان بیماریوں کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے کیونکہ ان کا سبب وہی (شیطان لعین) تھا، اور باری جل وعلا کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے تکلیف وبیماری کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی گئی"۔ [17]

الحمد للہ بہت سی بیماریوں میں مبتلا افراد پر قرآن کریم پڑھا گیا بالخصوص مہلک بیماریوں جن کا ہوسکتا ہے سبب شیطان ہو۔ جیسا کہ کینسر، شریانوں کا پھٹنا، دائمی دمہ، فالج، بانجھ پن، شوگر، اور دل وغیرہ کی بیماریوں میں مبتلا افراد پر یہ قرآن پڑھا گیا تو انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم واحسان سے شفاء نصیب ہوئی۔ ایسے ہی خواتین میں ایک بیماری جو عام ہے کہ ماہواری کے ایام کا بے ترتیب ہوجانا چاہے وہ دیر سے آنے کی بیماری ہو یا اس کا دورانیہ بغیر کسی ظاہری سبب کے طویل ہوجاتا ہو اس کا سبب بھی بسا اوقات جنات (وشیاطین) بنتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے دو مرتبہ اس کے متعلق پوچھا گیا ، پہلی مرتبہ آپ نے یہ فرمایا کہ:

ذاک عرق ’’یہ تو ایک رگ کا خون ہے‘‘۔[18]

اور دوسری مرتبہ جب آپ سے حمنہ بنت جحش نے سوال کیا کہ:’’ مجھے بہت زیادہ حیض آتا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

انماھی رکضۃ من رکضات الشیطان

’’یہ تو شیطان کچھ چبھوتا ہے‘‘۔[19]

(اس میں شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ) وہ کوشش کرتا ہے کہ حیض کا دورانیہ بڑھا دے یا تو وہ کچھ خون روک لیتا ہے پھر مدت گذرنے کے بعد اسے چھوڑ دیتا ہے، تاکہ عورت نماز نہ پڑھ سکے اور قرآن کی تلاوت نہ کر سکے ، یا پھر وہ مقررہ جگہ کو زخمی کر دیتا ہے تاکہ عورت وہم میں مبتلا ہو جائے، جس سے وہ حیض اور زخم کے خون میں فرق نہیں کر پاتی جس کی بنا پر وہ نماز سے رکی رہتی ہے۔

اسی طرح فالج کی بیماری ہے۔ جن بسا اوقات بعض مریضوں کے فالج سے متاثرہ اعضاء پر اپنا کنٹرول حاصل کر لیتا ہے اور ان پر قابو پانے کے بعد ان کی حرکت روک دیتا ہے، جس سے اس کے ساتھ درج ذیل چند علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

نفسیاتی دباؤ اور تناؤ کے ساتھ تنگی اور مستقل درد ، جب ایسے مریض پر قرآن پڑھا جائے تو وہ فالج سے متاثرہ جگہ پر کچھ سکون محسوس کرتا ہے ۔اور اگر مریض سکون محسوس نہ کرے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جن اعصاب کو تباہ کر کے جسم کو مفلوج کیفیت دے کر اس سے نکل چکا ہے لہٰذا مریض کا جسم اسی حالت میں رہتا ہے۔اور ایک لمبے عرصے تک جسم اسی حالت میں رہنے کی وجہ سے مفلوج ہو چکا

ہوتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال انتہائی مہلک صورت حال ہوتی ہے جس کے لئے صبر اور اللہ تعالیٰ سے شفا کی نیت سے مستقل دم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلا: معدہ، اعصاب اور ہڈی جوڑوں وغیرہ کا علاج یہ ہے کہ دم کرنے والا اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھ کر (تین دفعہ بسم اللہ کہہ کر) یہ دعاسات مرتبہ پڑھے:

أعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَآ أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے درد جاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

جہاں تک نفسیاتی امراض کا تعلق ہے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں] 20[

پاگل پن: یہ ایک انتہائی خطرناک ذہنی مرض ہے جس کا علاج ڈاکٹر حضرات گولیوں اور انجکشنوں سے کرتے ہیں۔ اور ایسا بہت کم ہی ہوتا ہے کہ مریض اس مہلک بیماری سے پوری طرح شفایاب ہو سکے جبکہ بہت سے ایسے مریض ہیں جو اس بیماری میں مبتلا تھے اور ان کا علاج شرعی طریقہ (یعنی دم) سے کیا گیا تو انہیں صحت وعافیت کی زندگی نصیب ہو گئی۔

وسوسے: یہ ایسی بیماری ہے جس کا سبب بسا اوقات جنات بنتے ہیں (اس سے ان کا مقصد بندہ کو اپنے رب وخالق سے تعلق کو ختم کرنا اور توڑنا ہوتا ہے) یہ وسوسے وضو سے شروع ہوتے ہیں اور عقیدہ میں تشکیک پر ختم ہوتے ہیں۔

اس کا علاج درج ذیل طریقے سے کیا جاتا ہے۔

اول: فکری وذہنی وسوسے اور ان کا علاج: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے، اور ان وسوسوں کو اہمیت نہ دی جائے، ان سے صرف نظر کیا

جائے، اور خیالات کو جھٹکنے کی کوشش کی جائے۔ وسوسوں کے برعکس کام کیا جائے۔ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہے) اور اپنے بائیں جانب تھتکارے۔ مریض اپنے نفس اور فکر کو ذکر اور عمل نافع میں مشغول رکھے۔ نیز دوستوں بھائیوں سے خوش طبعی سے ملے اور صلہ رحمی کرے۔

دوم: حسی وسوسے: وسوسوں کی اس قسم کو علماء نفس کے ہاں وسواس قہری (یعنی غیر ارادی اور خطرناک وسوسے) کا نام دیا جاتا ہے۔ وسوسوں کی یہ صورت فکری و ذہنی وسوسوں سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ اس صورت میں مریض اپنے جسم کے مختلف حصوں میں تکلیف اور درد محسوس کرتا ہے۔

اس قسم کے وسوسوں کا علاج ایک تو اسی طریقہ سے کیا جائے جیسا کہ پہلی قسم میں بیان ہوا ہے۔ اس پر مستزاد ان کا علاج حسی طریقے سے بھی کیا جائے۔ اس میں مریض کو چاہیئے کہ وہ حرکت کرے، اور خود سے سستی کاہلی کو اتار پھینکے۔ اس کاہلی کے ازالے کے لئے اسے چاہیئے کہ وہ عزیز واقارب سے ملاقات کرے ان کی زیارت کرے ان سے میل جول رکھے، دوستوں سے ملے، صلہ رحمی کرے، ٹھنڈے پانی سے غسل کرے تاکہ خون کی گردش فعال ہو۔ اس کے ساتھ، ورزش کا اہتمام کرے، سفر کرے، اور نیک شگون اور اچھی توقعات قائم کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر راضی رہے، ایسا شخص مجاہد فی سبیل اللہ کے قائم مقام ہے۔ باری جل وعلا نے ایوب علیہ السلام کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ

ص–41

ترجمہ : ”اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کر، جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے“۔
تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بیماری کیلئے ایوب علیہ السلام سے یہ نہیں کہا کہ اسے ختم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ حسی وسوسے تھے ان کیلئے ضروری تھا کہ کوئی حسی فعل انجام دیا جائے تاکہ ان کا ازالہ ہو تو باری جل وعلا نے انہیں یہ فرمایا کہ:
**ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ**
ص–42
ترجمہ: اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔
اہل اصول کے ہاں قاعدہ ہے کہ ” اعتبار لفظ کے عموم کا ہے سبب کے خاص ہونے کا نہیں“۔(اس لئے یہ حکم صرف ایوب علیہ السلام کیلئے نہیں بلکہ ان سب کیلئے ہے جو حسی وسوسوں میں مبتلا ہوں)۔
امام احمد رحمہ اللہ کے بارے میں ان کے شاگرد ابو بکر المروزی فرماتے ہیں کہ ”میں ابی عبد اللہ کے ساتھ مسجد کیلئے نکلا جب وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز شروع کی جب رکوع کرنے لگے تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے کپڑے سے ہاتھ نکالا اور دو انگلیوں سے اشارہ کرنے اور انہیں ہلانے لگے۔ جب نماز ختم ہوئی تو میں نے دریافت کیا اور کہا کہ اے ابا عبد اللہ میں نے دیکھا کہ آپ نماز میں اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کر رہے تھے؟ آپ فرمانے لگے کہ ”میرے پاس شیطان آیا اور اس نے یہ کہا کہ آپ نے اپنے پاؤں نہیں دھوئے، میں نے انگلیوں سے اشارہ کرکے اسے بتایا کہ میں نے دو گواہوں کی موجودگی میں پاؤں دھوئے ہیں“۔] 21[

ہاں اگر انسان ضرورت محسوس کرے تو نفسیاتی دواؤں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ، بلکہ ان سے وقتی افاقہ حاصل ہوتا ہے لیکن وہ مکمل علاج نہیں ، محض ایک مادی سبب ہونے کے باعث انسان اسے استعمال کرسکتا ہے جس کی شریعت میں اجازت بھی موجود ہے اور ان داواؤں کو اصل دوا یعنی شرعی دم کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے ۔ ( جس سے جلد افاقہ کا امکان ہے )۔

ڈپریشن افسردگی اور غمگینی کا علاج : اس مرض کا علاج زیادہ وقت مسجد میں گذارنا ہے ، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے"۔] 22[

اور آپ ﷺ کو اچانک کوئی مشکل مسئلہ درپیش آجاتا تو آپ نماز کی طرف دوڑ پڑتے ، جنات کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ انسان کو تنہائی میں لائیں تاکہ وہ اس پر اپنی دسترس حاصل کرسکیں اس لئے آپ ﷺ نے سونے ، جاگنے اور سفر میں تنہائی اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ اگر شیاطین انسان کو تنہا کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں تو شعوری طور پر اسے تنہا کر دیتے ہیں، جس کی بنا پر انسان لوگوں میں ہوتے ہوئے بھی خود کو تنہا محسوس کرتا ہے اس کا ذہن منتشر ہوجاتا ہے، اور فکر پراگندہ خیالات میں محو اور منتشر ہوجاتی ہے۔

الغرض جسمانی اور نفسیاتی امراض سے متعلق بات بہت طویل ہے ۔ اس کیلئے علامہ ابن قیم کی کتاب زاد المعاد کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

یہاں یہی کافی ہے کہ ہم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک مثال آپ کے سامنے رکھیں کہ وہ جسمانی امراض کا علاج قرآن مجید سے کیسے کیا کرتے تھے ؟

ایک شخص جس کا خون رسے جا رہا تھا اور تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا آپ نے اس پر یہ لکھا کہ:

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

ھود-44

ترجمہ: "فرما دیا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا، اسی وقت پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی 'جودی' نامی پہاڑ پر جا لگی اور فرما دیا گیا کہ ظالم لوگوں پر لعنت نازل ہو۔"

تو اللہ کے حکم سے اس شخص کو شفا نصیب ہو گئی"۔ [23]

یہاں آپ اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت ملاحظہ فرمائیں کہ یہ آیت محض طوفان کے ساتھ خاص نہیں ، شیخ نے یہاں انسان کو زمین سے تشبیہ دی اور یہ اپنی حد تک قرآنی علاج کا ایک طے شدہ منہج اور طریقہ کار ہے۔ اس لئے آپ "ارض" یعنی زمین کے لفظ کو لیں اس پر انسان کو قیاس کرتے چلے جائیں اس طرح اعصابی اور لقوہ و گنٹھیا کے مریضوں پر آپ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو پڑھئے:

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

الانشقاق-3/5

ترجمہ: "اور جب زمین میں پھیلا دی جائے گی۔ اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی اور اپنے رب پر کان لگائے گی اور اسی لائق وہ ہے"۔

سینے کے امراض کے لئے

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ

شرح-1/3

ترجمہ: "کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی"۔

اور باطنی امراض کے لئے یہ آیت پڑھیں

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

الزلزلة–1

ترجمہ: جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔

اور اسی طرح کرتے چلے جائیں۔]24[

خلاصہ باب: آپ ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرمانا: "جب ان کے پاس ایک عورت ان کا علاج کر رہی تھی تو آپ نے فرمایا "اس کا علاج کتاب اللہ سے کرو"۔] 25[

اہم تنبیہ: گذشتہ سطور سے یہ نہ سمجھا جائے کہ انسان دوائی اسباب یعنی بیماری کی تشخیص اور ان کے عمومی علاج کیلئے ہسپتال وغیرہ جانے کو بالکل نظر انداز کر دے۔ لیکن ہر بیماری کے علاج میں بنیاد قرآن کریم اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں کو بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوا بھی استعمال کریں کیونکہ شریعت نے اس کا بھی حکم دیا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ یقین کامل ہو کہ شفاء صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے شفا نازل فرما دی تو اس کے حکم سے دوا اثر کرے گی اور فائدہ دے گی نہ کہ اس کے برعکس۔ کیونکہ باری جل وعلا کا فرمان مبارک ہے:

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ

الشعراء–80

ترجمہ: "اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے"۔

الغرض دوا شفاء کے اسباب میں سے ایک سبب ہے ۔ ہمارے نبی ﷺ نے بعض احادیث میں اس کی طرف اشارہ بھی دیا ہے ۔ جیسا کہ آپ نے ایک روایت میں فرمایا: ”ہر بیماری کی دوا ہے، لہٰذا جب وہ بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو بیمار اللہ کے حکم یعنی اس کی مشیت وارادہ سے صحت یاب ہو جاتا ہے“۔[26]

ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہو تو پچھنے لگوانے یا شہد پینے میں ہے“۔[27]

تو آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ: ”اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہو“۔ اس سے واضح ہوا کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں بھلائی نہ رکھے کیونکہ یہ ایک سبب ہے (جو کبھی اثر کرتا ہے کبھی نہیں) جبکہ شرعی دم اصل اور بنیاد ہے ۔اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ لوگ اس کلونجی کو پابندی سے استعمال کرو اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے“[28]

اور جس شخص کا پیٹ خراب ہو گیا تھا آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا ”اسے شہد پلاؤ“۔[29]

اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”میں نبی ﷺ کے پاس تشریف فرما تھا کہ چند اعرابی حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم دوائی استعمال کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں اے اللہ کے بندو دوائی استعمال کرو، اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی شفا بھی نازل کی ہے، سوائے ایک بیماری کے، اور وہ بڑھاپا ہے“۔[30]

تو یہاں آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ ''تداوو'' کہ دوا استعمال کرو، لیکن یہ دوا بذات خود شفاء نہیں دیتی بلکہ یہ ایک سبب کی حیثیت رکھتی ہے (شفا باری جلاوعلا کی طرف سے نصیب ہوتی ہے)۔

:4 تصوراتی قراءت:

(یہاں یہ چیز ملحوظ رہے کہ) دم میں محض قراءت کرنا یا آیات کا ورد کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ ان آیات اور دعاؤں کے مفاہیم اور معانی پر بھی غور کیا جائے ، اور ان سے متاثر ہوا جائے۔ اگر آپ اس قراءت کا جنات ودیگر جسمانی امراض پر قوت وطاقت کا مظاہرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو ان آیات کے عظیم معانی پر غور وخوض کریں۔ یہ جنات پر اثر کرتی ہیں اور دیگر جسمانی امراض سے شفایاب کرتی ہیں۔ اس میں آپ شیخ الاسلام کے طریقہ علاج کو ملاحظہ کریں کہ انہوں نے کیسے خون کے رساؤ کا علاج کیا، زمین کو انسان سے تشبیہ دی، اس رساؤ کو اس زمین نے نگل لیا، جس جگہ سے خون تھم گیا ، اور رساؤ سوکھ گیا اور کام پورا کر دیا گیا، اور مرض یقینا ختم ہو گیا۔!

اگر آپ اپنی نماز قراءت اور دم میں خشوع وخشیت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو اسے ایسے پڑھو جیسا صحابہ پڑھا کرتے تھے : ان میں سے ایک جنت کا تصور ایسے کرتا تھا گویا کہ وہ اسکے اپنے دائیں طرف ہو اور وہ اس کی نعمتیں محسوس کر رہا ہو، اور جھنم کا تصور ایسا کہ جیسے وہ اس کے بائیں جانب ہو اور وہ کے عذاب ومصائب کو گویا محسوس کر رہا ہے، تو وہ اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے۔ رحمٰن کے عرش کو اپنے سامنے تصور کرتا اس پر غشی طاری ہو جاتی ۔ خشوع کی وجہ سے ان کے سینے سے ایسی آواز سنائی دیتی

جیسا کہ کسی ہانڈی میں اُبال آرہا ہو۔ ان کا اس فانی دنیا سے احساس ختم ہوجاتا، اگر ان پر مسجد کی چھت بھی گر جاتی تو انہیں محسوس نہ ہوتا۔ ہمیں بھی ایسا ہی تصور اور یقین چاہیے، تو دیکھئے گا اللہ کی قسم ہماری سب بیماریاں ختم ہوجائیں گی، ہر مرض سے ہمیں شفا مل جائے گی، یہ قرآن تو ایسا قرآن ہے اگر پہاڑ پر اتار دیا جاتا تو اسے ریزہ ریزہ کردیتا تو کیا یہ قرآن خون اور گوشت پوست سے بنے اس جسم کو ٹھیک نہیں کرسکتا!!

(5) شفا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے:

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان تمام اسباب استعمال کرلیتا ہے جن میں قرآن مجید کی قراءت اور دواؤں وغیرہ کا استعمال، اور مریض میں قرآنی یا دوائی علاج کو قبول کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود اسے شفاء نہیں ملتی! یہ ضروری نہیں کہ ہر حال میں شفا ملے، کیونکہ ان تمام اسباب کا مسبّب اللہ تعالیٰ ہے۔ اس چیز کا مشاہدہ آپ زندگی کے دیگر شعبہ جات میں بھی کرسکتے ہیں۔ مثلاً کسی علاقے میں زلزلہ آگیا، اور اللہ کے حکم سے عمارت بھی زمین بوس ہوگئی، جس کی وجہ سے کچھ لوگوں کی موت واقع ہوگئی جبکہ اس عمارت کے ملبے نیچے آنے والے کچھ لوگ بچ بھی جاتے ہیں، جبکہ وہ بھی ان تمام مراحل سے گذرے ہوتے ہیں جن سے وفات پائے ہوئے لوگ گذرے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کسی معین فرد میں جادو کے اسباب بھی مکمل ہوجاتے ہیں لیکن جادو اثر نہیں کرتا، کیونکہ باری جل وعلا فرماتے ہیں:

وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

البقرة–102

ترجمہ :"دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے"۔

کبھی اللہ تعالیٰ اپنی حکمت خاصہ کے تحت علاج کے اسباب متوفر ہونے کے باوجود بیماری کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جس کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بندہ کے گناہوں کو مٹادے ، اور اس میں ابتلاء وآزمائش بھی ہوسکتی ہے کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندہ سے محبت کرتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے نبی ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوا کہ جب انہیں آگ میں ڈالا گیا، انہیں آگ کی تپش نے چھوا، اس لمحے اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ:

**قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ**

الانبیاء-69

ترجمہ :"ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا"۔

یعنی ہم نے آگ کو حکم دیا، جبکہ ابراہیم علیہ السلام آگ میں تھے اور اس کی تپش محسوس کر رہے تھے۔

لیکن یہاں سوال پیدا ہوتا ہے اگر شفاء نہ لکھی ہو تو کسی بیماری میں مبتلا شخص پر قرآن مجید پڑھنے کا کیا فائدہ ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے ذریعے بیمار کے سینے میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر عافیت کی ٹھنڈک اور صبر کا یقین کامل ہوجاتا ہے کہ اس کے حکم سے شفاء مل کر رہے گی، جس سے بیمار کے دل میں ایک سکون کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ اس تکلیف کے باوجود آرام محسوس کرتا ہے۔

(6)لوگوں کی بہت سی بیماریوں کا سبب نظر بد ہوتی ہے جبکہ اس کے علاوہ استثنائی کیفیات ہوتی ہیں:

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مبارک ہے آپ ﷺ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے بعد میری امت میں سب سے زیادہ اموات نظر بد سے ہوتی ہیں"۔]31[

اور آپ ﷺ نے ایک روایت میں ارشاد فرمایا کہ :" نظر بندے کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے"۔]32[

ہم اپنے اردگرد دیکھتے ہیں کہ لوگ بہت سی اموات کے باعث ہلاک ہوجاتے ہیں جن میں متعدی امراض، معدہ کے امراض، کینسر، اور حادثات وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں اکثر امراض و علل کا سبب قضاء وقدر کے بعد نظر بد ہوتی ہے۔

اور فراست کے ضمن میں ہم گذشتہ بحث میں بیان کر آئے ہیں کہ ایک "سفعۃ" بھی ہے: جس سے مراد چہرے کا پیلا پن، اور پھیکا پڑنا ہے ۔اس سے معلوم پڑتا ہے کہ بیشتر مریض جو نظر بد میں مبتلا ہوتے ہیں اور یہی نفس اور حسد ہے۔ اصطلاح میں کوئی جھگڑا نہیں آپ اسے جو بھی نام چاہے دے لیں۔(اس کی وجہ نظر بد ہی ہوتی ہے)اس کا علاج اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہت آسان ہے جس کی تفصیل آئندہ سطور میں آپ ملاحظہ کر سکیں گے باذن اللہ۔

یہاں بہت سے معالجین یہ غلطی کرتے ہیں (اللہ انہیں ہدایت دے) کہ مریض کو پریشان، بے چین اور اس کے ذہن میں یہ سوچ ڈال دیتے ہیں کہ وہ کالے یا لال جادو میں مبتلا ہے۔ یا اس پر سفلی یا علوی جن مسلط ہیں!۔ اس کی وجہ سے مریض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونے

لگتا ہے ۔ اس کے ساتھ وہ بیمار کیلئے طرح طرح کی ایذا رسانی کا باعث بنتے ہیں۔ جس میں مارنا، گلا دبانا اور وسوسوں کے ذریعے اس پر جن مسلط کر دیتے ہیں، یہ اور اس طرح کے تمام اعمال نہ دین ہیں اور نہ دین کا حصہ، ان روحانی معالجین کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ اور اپنے بھائی کے خلاف شیطان کا معاون نہیں بننا چاہیئے۔

اور جہاں تک جادو کا تعلق ہے تو وہ ایک حقیقت ہے اور موجود بھی، لیکن یہ اتنا منتشر نہیں جیسا کہ نظر بد ہے۔ (سعودیہ میں) اس کی غالب صورتیں بیرونی لیبر کے ساتھ آئی ہیں۔

یہ بات نوٹ میں رہے کہ جادو کی اشاعت وترویج وانتشار کی جگہیں وہ ہیں جہاں یہودی مقیم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ لبید بن اعصم یہودی نے ہمارے نبی ﷺ پر جادو کیا تھا۔ اسی طرح سمندروں دریاؤں کے مقامات بھی جادو کی افزائش کے مقامات ہیں جہاں ابلیس اپنا تخت لگاتا ہے اور پھر لوگوں میں فساد بپا کرنے کیلئے اپنے لاؤلشکر کو بھیجتا ہے۔ [33]

ہاں (جنات کی جانب سے ) عشق کے معاملات بہت شاذ ونادر ہوتے ہیں، اسی طرح تکلیف کے بدلے بھی وہ تکلیف دیتے ہیں، کبھی کبھار بدلہ میں تکلیف دے جاتے ہیں ، اس کا علاج بھی شرعی دم سے ہے ۔ لیکن اس کیلئے ایک عرصہ انتظار اور صبر سے کام لینا پڑتا ہے جس کے بعد ان جنات کا اثر بھی اللہ کے حکم سے زائل ہو جاتا ہے۔

یہ چند اہم اور بینادی خطوات وقواعد تھے جن کا شرعی رقیہ ودم سے علاج کرتے وقت لحاظ رکھنا چاہیئے ۔اور معالج کو ان ضوابط کا پابند ہونا چاہیئے۔ واللہ اعلم [34]

فصل دوم

نظــر بد حق ہے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نظــر بد حق ہے اس کے ساتھ شیطان اور ابن آدم کا حسد شامل ہوجاتے ہیں"۔ [35] اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہر انسان کے ارد گرد شیاطین جن موجود ہیں جو طاق میں رہتے ہیں کہ اسے کسی طرح کوئی نقصان پہنچائیں، ہر انسان حسد کا شکار ہو سکتا ہے، اور نظــر بد سے صرف وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب السلوک میں لکھتے ہیں:" حسد نفس کی بیماریوں میں سے ایک (مہلک) بیماری ہے، یہ بیماری بہت عام ہے چیدہ چیدہ لوگ ہی اس سے بچ پاتے ہیں، اس لئے مثال دی جاتی ہے کہ "کوئی بھی جسم حسد سے خالی نہیں، لیکن تنگ ظرف اسے ظاہر کر دیتا ہے اور کریم اسے چھپا کر رکھتا ہے"۔ اور تنگ ظرف اسے ظاہر کر دیتا ہے سے مراد یہ کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تعریف و توصیف اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر کرتا ہے،(امام حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ : کیا مومن بھی حسد کر سکتا ہے ؟ تو آپ فرمانے لگے : کیا آپ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو بھول گئے ، لیکن اس کا دستہ تمہارے دل میں ہے ، یہ آپ کو اس وقت تک نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک تم ہاتھ یا زبان سے اس کا اظہار نہ کر دو) [36]

سلف میں سے بعض کا کہنا ہے:" حسد وہ پہلا گناہ ہے جس کے ذریعہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی، یعنی: ابلیس لعین کا وہ حسد جو اس نے آدم علیہ السلام سے کیا۔ اور یہی وہ گناہ ہے جو روئے زمین پر بھی

سب سے پہلا ہے یعنی: آدم کے ایک بیٹے نے اپنے دوسرے بھائی سے حسد کیا حتی کہ اس کو قتل کر دیا۔] 37[

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے "اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے بعد میری امت میں سب سے زیادہ اموات نظر بد کی وجہ سے ہیں"۔]38[

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" جو شخص کسی مسلمان بھائی سے متعلق اپنے دل میں حسد پائے تو اسے چاہئے کہ اس کے ساتھ تقویٰ اور صبر سے کام لے اور اپنے دل میں آنے والے خیال کو برا جانے"۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں:" تین چیزیں ایسی ہیں جن سے کوئی نہیں بچ سکتا:" حسد، بدگمانی، اور بدشگونی (طیرۃ) اور میں آپ کو وہ اسباب بیان کرتا ہوں جو ان سے بچا سکتے ہیں۔ جب حسد کا خیال آئے تو بغض و نفرت نہ کرو، اگر بدگمانی کا خیال آئے تو ٹوہ میں نہ لگو، جب بدشگونی کا خیال آئے تو جو کام کرنا چاہتے ہو اسے کر گذرو"۔ اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے، سنن میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:" پہلی امتوں کی بیماری تم میں سرایت کر چکی ہے: حسد، بغض و عناد، اور یہ مونڈ دینے والی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ بال مونڈ دیتی ہے، لیکن یہ (بیماری) دین کو مونڈ ڈالتی ہے" آپ ﷺ نے یہاں حسد کو بیماری سے تعبیر کیا ہے۔] 39[

اب ہم سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کی طرف آتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:"نظر بد حق ہے، اس کے ساتھ شیطان اور ابن آدم کا حسد شامل ہو جاتے ہیں"۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:" یہ حدیث بعض لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکی وہ کہنے لگے کہ "نظر بد اتنی دور سے کیسے کام کرتی

ہے کہ متاثرہ شخص کو اتنی دور سے نقصان پہنچا سکے، اور بہت سے لوگ محض ان کی طرف دیکھنے سے بیمار پڑ جاتے ہیں، اور ان کی قوت وطاقت جواب دے جاتی ہے، تو یہ سب ان روحوں[40] کی اس تاثیر سے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان میں پیدا کی ہوتی ہے، اور اس کے نظر سے گہرے تعلق ہونے کی وجہ سے اس کی نسبت نظر کی طرف کر دی گئی ہے، لہذا نظر کی کوئی تاثیر نہیں بلکہ اصل تاثیر روح کی ہے، اور جو نظر لگانے والے کی آنکھ سے نکلتا ہے وہ معنوی تیر ہے، اگر وہ اس بدن میں پیوست ہوجائے جس میں کوئی حفاظتی چیز نہیں ہوتی تو وہ اس پر اثر انداز ہوجائے گا، بصورت دیگر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ نظر لگانے والے کی طرف پلٹ جائے گا جیسا کہ حسی تیر ہوتا ہے یہ دونوں برابر ہیں"۔

[41]

لہذا آنکھ سے نکلنے والی چیز اس کا وصف (یعنی زبان کا زہر ہوتا ہے)۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نابینا شخص کی نظر بھی لوگوں کو لگ جاتی ہے۔ اور شیطان جو تاک میں رہتا ہے وہ اس وصف کو جو انسان کی زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر نکلا ہوتا ہے اسے کیچ کرلیتا ہے، اور جس سے حسد کیا گیا ہے (اللہ کے حکم سے) اس کے بدن پر اثر انداز ہوجاتا ہے، اگر وہاں کوئی حفاظتی حصار نہ ہو تو۔

نظر لگانے والوں کی اقسام:

(ا (نظر لگانے والوں میں کچھ لوگ صاحبِ نفسِ خبیثہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر ایمان نہیں رکھتے، ایمان بھی ان کا کمزور ہوتا ہے، کسی غیر سے نعمت کا خاتمہ ہی انہیں خوش کر سکتا ہے، ایسے لوگ اپنے بھائی کا ذکر کرتے وقت اس کی توصیف وتعریف کے

وقت اللہ کا ذکر اور برکت کی دعا نہیں کرتے، تو اس لفظ کو وہاں موجود شیطانی روحیں کیچ کر لیتی ہیں جن کا مقصد ہی مسلمان کو ایذا پہنچانا ہوتا ہے تو اس وقت ( اگر اللہ چاہے اور کوئی حفاظتی حصار بھی نہ ہو تو ) مہلک ہوتی ہے ۔ یہ وہی نظر ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:" نظر بد بندے کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں ڈال دیتی ہے"۔ یہ حسد وہی یہودیوں والا حسد ہے یا جو ان کے طرز پہ ہوتے ہیں (اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے)۔

(کچھ نظر لگانے والے صاحبِ نفسِ طیبہ ہوتے ہیں لیکن منافست کی بازی میں وہ کسی مومن کی توصیف و تعریف بغیر اللہ کا نام لئے کر دیتے ہیں، جسے وہاں موجود شیاطین کیچ کر لیتے ہیں، پس وہ جس کو نظر لگائی گئی اسے اس کے جسم، اعضاء میں تکلیف دینے کی ٹھان لیتے ہیں، یا پھر اسے نفسیاتی ٹارچر کرتے ہیں جس میں اسے خوف، تنگی، وغیرہ میں مبتلا کرنا ہوتا ہے ۔ اس صورت حال میں نظر محض پریشان کن ہوتی ہے ۔ اور اس کا علاج بھی اللہ کے حکم سے بہت آسان ہوتا ہے ۔ اس قسم کی مثال صحیح بخاری میں عامر بن ربیعہ اور سہل بن حنیف کے حوالے سے مروی روایت ہے۔ جسے مفصلاً ذکر کیا جائے گا ان شاء اللہ۔

یہ بات علم میں رہے کہ کوئی بھی مسلمان اللہ کے حکم سے اگر کسی مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا سکتا ہے تو اس کی ایک ہی شرط ہے کہ وہ: اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر اس بھائی کی توصیف و تعریف کرے۔ یہ عمل شرعاً حرام ہے کیونکہ یہ زبان کا زہر ہے جو اپنا اثر دکھاتا ہے اور شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" نظر بغیر حسد کے خود پسندی سے بھی لگ جاتی ہے اگر

چاہے وہ شخص محب ہو اور نیک آدمی بھی کیوں نہ ہو، تو جس کو اگر کوئی چیز پسند آجائے تو اسے چاہیئے کہ وہ فوراً اس پسند آنے والی چیز کیلئے برکت کی دعا کرے (یعنی ماشاء اللہ تبارک اللہ کہے)۔یہی چیز اس کی طرف سے دم ہو گی]" 42[

حدیث عامر بن ربیعہ اور سہل بن حنیف:

سدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ " میرے والد سہل بن حنیف نہا رہے تھے۔ عامر بن ربیعہ (رضی اللہ عنہ) ان کے قریب سے گزرے تو فرمایا میں نے آج تک ایسا آدمی نہ دیکھا۔ پردہ دار لڑکی کا بدن بھی تو ایسا نہیں ہوتا۔ تھوڑی ہی دیر میں سہل گر پڑے۔ انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا ذرا سہل کو دیکھئے تو گر پڑا ہے۔ فرمایا تمہیں کس کے متعلق خیال ہے کہ (اسکی نظر لگی ہے ؟) لوگوں نے عرض کیا عامر بن ربیعہ کی۔ فرمایا آخر تم میں سے ایک اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے ؟ جو تم میں سے کوئی اپنے بھائی میں ایسی بات دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس کو چاہیئے کہ بھائی کو برکت کی دعا دے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور عامر (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا وضو کریں۔ انہوں نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دونوں گھٹنے دھوئے اور ازار کے اندر (ستر) کا حصہ دھویا۔ آپ نے یہ دھون (پیچھے سے) سہل پر ڈالنے کا حکم فرمایا، اسی لمحے سہل رضی اللہ عنہ ٹھیک ہوگئے"۔[43]ایک روایت میں ہے " مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا" حکم دیا تو انہوں نے اس سے کچھ پی لیا"۔]44[

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں: ”کپڑے کی چنٹ اور اندرونی اعضاء اور تہبند کا اندرونی حصہ یہ وہ جسم انسانی کے حصے ہیں جن سے شیطانی ارواح کا تعلق ہوتا ہے] “ 45[

امام ترمذی رحمہ اللہ نے بسند حسن روایت نقل کی ہے کہ ”نبی ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے“۔]46[

فوائدِ حدیث:

اول: جب عامر بن ربیعہ نے سہل کی اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر توصیف وتعریف کی تو شیطان نے ان کلمات کو پسند کرتے ہوئے اچک کر سہل کو تکلیف پہنچادی، یہ منظر دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ماجرا بیان کیا، اس وقت آپ ﷺ نے ان سے سب سے پہلا سوال یہ پوچھا کہ ”کیا تم کسی ایک پر تہمت لگاتے ہو“ اسی ضمن میں دیگر سوال بھی آسکتے ہیں جو مریض سے پوچھے جاسکتے ہیں:

جیسا کہ:

۱ :کیا آپ کسی کو متہم کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی تعریف بیان کی ہو یا کوئی صفت مدح ذکر کی ہو؟

۲ :کیا آپ کو کسی شخص نے بتایا ہے کہ اس نے کسی کو آپ کے بارے میں بات کرتے ہوئے یا کچھ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے؟

۳ : کیا آپ خواب میں دیکھتے ہیں کوئی مخصوص شخص آپ کو مسلسل تکلیف دے رہا ہے؟

۴ :کیا آپ خواب میں چند حیوانات: جیسا کہ کتے، اونٹ، بلیاں، بندر، سانپ، بچھو یا بھونرا وغیرہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ پر حملہ آور ہو رہے ہیں؟]47[

ابتدائی تین سوالوں کا جواب اگر ہاں میں ہے تو وصف بیان کرنے والے شخص کا جوٹھا اس کا لعاب یا پسینہ، لیکر اسے پانی میں ملا کر متاثرہ شخص کے سر پر سے ایک بار بہایا جائے۔ اور اگر نظر نے جسم کے کسی اندرونی حصے کو متاثر کیا ہو جیسا کہ پیٹ تو اس پانی کو پی لینا چاہئے۔ اوران دونوں کاموں میں جمع کرنا بھی افضل ہے۔

اور چوتھے سوال کا جواب اگر ہاں میں ہو تو اس کے متعلق ہمیں آپ ﷺ کے اس فرمان سے رہنمائی ملتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:" خواب کی کنیت اور نام ہوتے ہیں لہذا انہیں ان کی کنیت اور ناموں کے لحاظ سے پہچانا کرو"۔]48[

پس اس مریض سے ہم پوچھیں کہ آپ اس حیوان سے اپنے عزیزوں دوستوں اور پڑوسیوں میں سے کون مراد لیتے ہیں، یا آپ اس حیوان کو کس جگہ پاتے ہیں ؟ اس سوال سے اس کے دل میں چند افراد کا نقشہ آئے گا جس کی روشنی میں ان پر حسنِ ظن رکھتے ہوئے ان کا استعمال شدہ پانی وغیرہ لیکر مریض کو پلایا جائے۔ کیونکہ انسان اگر مسلسل اللہ تعالٰی کے ذکر میں مصروف رہے تو وہ اس ذریعہ سے اس شیطان کو تکلیف پہنچاتا رہتا ہے جو اس صفت وتعریف کے ذریعے آیا ہوتا ہے، اس لئے پھر وہ اسے خواب میں نظر لگانے والے شخص یا ایسے جانور کی شکل میں نظر آتا ہے جس سے نظر لگانے والے کی نشاندہی ہو، تاکہ وہ اس تکلیف سے نجات پائے جس میں وہ مسلسل جکڑا ہوا ہے۔

جیسا کہ وہ اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ: ''یہ ہے وہ شخص نظر لگانے والا لہٰذا اس کا اثر لے لو اور مجھے اس عذاب سے نجات دلادو جس میں میں مبتلا ہوں'' کیونکہ نبی ﷺ فرماتے ہیں: '' تم میں سے ایک اپنے شیطان کو اتنا تھکا دیتا ہے جتنا کہ تم میں سے ایک اپنے اونٹ کو سفر میں تھکا دیتا ہے''۔[49] یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے۔ (اس کا شیطان اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے)۔

دوم: کسی کی تعریف کے ساتھ برکت کی دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اس جن کو متاثرہ شخص تک پہنچنے سے روک دیتا ہے اور اسے اس سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اور آپ ﷺ کا یہ کہنا کہ '' تم نے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟'' سے یہی معنیٰ مستفید ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ '' جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ: ''بسم اللہ'' کہنا ہے''۔] 50[

سوم: نبی کریم ﷺ نے عامر بن ربیعہ کو غسل کرنے کا حکم دیا۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کپڑوں کی چنٹ اور اندرونی اعضاء اور تہبند کا اندرونی حصہ یہ وہ جسم انسانی کے حصے ہیں جن سے شیطانی ارواح کا تعلق ہوتا ہے''۔[51] اس سے مراد یہ کہ انسان کے پسینہ کی منفرد بو ہوتی ہے، جو ہر انسان کا دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، کتے کو بھی یہ پتہ ہوتا ہے اور اس شیطان کو بھی جو اس نظر بد لگانے والے سے نکلا ہوتا ہے، تو جب اس کا پسینہ یا اس کی لعاب لیکر اس سے غسل کیا جاتا ہے یا اسے پیا جاتا ہے اگر تکلیف پیٹ کے اندرونی حصہ میں ہو تو، اس سے وہ شیطان دور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اس وصف سے مربوط ہوتا ہے جو اسے پسند آیا ہو، جیسا کہ اس نظر بد لگانے والے نے اپنے سے نکلنے والے اس پسینے

وغیرہ میں متاثرہ شخص کو اختیار دے دیا کہ وہ اس سے اس کے شیطان سے خلاصی حاصل کرلے، تو اس وقت اس کا شیطان اس شخص سے نکل جاتا ہے"۔!

چہارم: "اس کے پشت سے اس پر پانی انڈیلا گیا" یعنی اس جگہ سے جہاں سے نظر لگانے والے نے دیکھا تھا، کیونکہ اس تعریف کے باعث نکلنے والا شیطان کا سبب وہ گہری سفیدی ہے جو عمومی طور پر جسم میں تھی، سر پر پانی اس لئے بہایا گیا تاکہ متاثر ہونے والے جسم کے تمام حصوں پر پانی پہنچ جائے۔اور اگر کسی متاثرہ شخص کو زیادہ کھانے کی وجہ سے نظر لگی ہو اور اس کے پیٹ میں درد شروع ہوجائے تو ضروری ہے کہ یہ اثر (لعاب یا پسینہ) اس کے پیٹ کے اندرونی حصوں تک پہنچے کیونکہ وہی جگہ نظر سے متاثر ہے، اسی طرح دیگر اعضاء کا بھی مسئلہ ہے، اور اس کیلئے غسل کرنا بھی شرط نہیں۔]52[

فائدہ: طبی سائنس [53] کی رو سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے لعاب، پسینہ، ناخن، اور خون، اگر انسانی جسم سے علیحدہ بھی ہوجائیں تو وہ ایک خاص لہریں چھوڑتے اور خارج کرتے رہتے ہیں، اس لئے جادوگر ناخن، اور بال جادوئی عمل میں استعمال کرتے ہیں تاکہ ان لہروں کو بذریعہ جن استعمال کراتے ہوئے جادو سے متاثرہ شخص کو نقصان پہنچانے کیلئے استعمال کرسکیں۔

پنجم: رسول اللہ ﷺ نے سہل رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: "اے اللہ اس نظر کی گرمی سردی اور تکلیف دور فرمادے"۔ یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ نظر کا پیچھا شیطان کرتا رہتا ہے، اور جزی طور پر وہ متاثرہ شخص کو متلبس بھی کرتا ہے جس سے اس کو سینے میں

گھٹن محسوس ہوتی ہے (شیطان کے اس دباؤ کی وجہ سے)۔ جس کے التباس کی علامات میں سے یہ بھی علامت ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ کمر کی گرمی، ہاتھوں پاؤں کا ٹھنڈا ہونا، اور سارے جسم میں تھکاوٹ محسوس ہونا، اس کے ساتھ ساتھ وہ تنگی اور گھٹن بھی ہے جس میں ڈکار جمائیوں اور شدید اشتعال شامل ہے۔

ششم: اگر وہ کسی معین کو مورد الزام نہیں لگاتا تو اس وقت اسے چاہئے کہ وہ قراءت کا آغاز کر دے، لیکن اس سے قبل مریض کیلئے چند ضروری ہدایات کی پیروی ضروری ہے جس کا بیان آئندہ صفحات میں آئے گا (ان شاء اللہ)

نظر بد لگنے کا پتہ کیسے چلے گا؟

نظر بد سے متاثرہ انسان کی چند علامات ہیں جن میں۔ سر درد، چہرے کی پیلاہٹ، زیادہ پسینہ آنا، زیادہ پیشاب آنا، ڈکار اور جمائیوں کا زیادہ آنا، نیند کی کمی یا کثرت، بھوک کا نہ لگنا، دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں رطوبت کا پایا جانا اور ان میں سونے کی کیفیت کا پیدا ہونا۔ دل کی دھڑکن کا کم ہونا، دل بیٹھنا، غیر طبیعی خوف، شدید ترین غصہ اور اشتعال، غم اور دل میں گھٹن کا احساس، کمر کے نچلے حصے میں اور دونوں کندھوں کے درمیان درد محسوس کرنا، رات کو پسینے میں شرابور ہونا۔ یہ علامات نظر بد کی قوت اور نظر لگانے والوں کی قلت و کثرت کے اعتبار سے تمام کی تمام بھی پائی جا سکتی ہیں یا ان میں سے چند علامات پائی جاتی ہیں۔ اور ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ یہ علامات اس شخص میں بھی پائی جائیں جو نظر بد کا شکار نہ ہو جس کی وجہ کوئی جسمانی یا نفسیاتی مرض ہوتا ہے۔

جس پر دم کیا جائے اس کیلئے دم سے قبل چند ضروری ہدایات:

:1 یقین کامل اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا: اور یہ کامل یقین رکھے کہ قرآن میں شفا ہے، اسے چاہئے کہ قرآن کریم کا علاج بطور تجربہ نہیں بلکہ یقین کامل سے کرے۔

:2 تصوراتی قراءت کا اہتمام کرنا: وہ یہ کہ پڑھنے والا اور جس پر پڑھا جا رہا ہے یہ تصور رکھیں کہ یہ آیات اس مریض کو شفا دیں گی اور اس ایذا دینے والے جن وغیرہ کی اللہ کے حکم سے ہدایت کا باعث بنیں گی۔

: 3 شک کا طریقہ استعمال کرنا: وہ یہ کہ کسی پر شک ظاہر کرنے کے طریقہ کا استعمال کرنا جیسا کہ عامر بن ربیعہ کی گزشتہ حدیث میں گذرا کہ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا "تم کسے مورد الزام ٹھہراتے ہو" یہ صحیح حدیث ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نظر بد کو ثابت کرنے کیلئے اس شخص پر شک کا اظہار کیا جائے جس پر گمان غالب ہو کہ اس سے نظر لگی ہے یا لگ سکتی ہے، اور یہ چیز ظلم یا فساد نہیں کہلائے گی کیونکہ یہاں متاثرہ شخص جس پر دم کیا جا رہا ہے اسے یہ احساس دلانا لازمی ہے کہ وہ اس متہم شخص سے حسن ظن رکھے اور یہ کہ اس نے جو اس کی تعریف کی ہے وہ حسد میں نہیں بلکہ مذاق اور ہنسی میں کی ہے۔ ہاں البتہ اس نے تعریف کرتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا اس لئے اس تعریف میں شیطان شامل ہو گیا اور اس کو لیکر مریض کو نقصان پہنچانے لگا جبکہ تعریف کرنے والے کو اس کا پتہ تک بھی نہ تھا کہ ایسا ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ مس شیطانی جو اس تعریف کی وجہ سے جاری ہوا ہے یہ وصف جزوی اور بیرونی ہے جو انسان کو باہر سے تکلیف پہنچاتا ہے اور اس کے ساتھ اس

کا کچھ اثر جزوی طور پر جسم کے اندرونی حصہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے جس کے ساتھ جسم کی کیمیائی حالت میں تبدیلی آجاتی ہے، اس صورت میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے ہیں ، اور آنکھوں اور کمر میں حرارت پیدا ہوجاتی ہے ، ہونٹ خشک ہوجاتے ہیں اور زائد اشتعال اور عجیب وغریب افکار کا ظہور ہوتا ہے، تو یہ جزوی مس ایسا نہیں کہ اسے دخول کلی قرار دیا جائے [54] تو یہ بات محض شک تک محدود رہے گی جس کے بارے میں نبی ﷺ نے رہنمائی کی ہے۔ کہ اس شخص سے ان افراد کے متعلق پوچھا جائے جن کی اسے نظر لگنے کا خدشہ ممکن تھا۔ تو وہ تمام لوگ اس شک کی فہرست میں آجائیں گے جن کا اس نے نام لیا۔ (اس بنا پر ان سے ان کا لعاب، پسینہ یا دیگر چیز لیکر مریض کا علاج ممکن ہوجائے گا)۔

نظر بد سے متاثرہ شخص پر پڑھے جانے والے اوراد واذکار

قرآنی آیات: سورہ فاتحہ، سورہ بقرۃ کا ابتدائی حصہ، آیت الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری دو آیات ، سورہ آل عمران کا ابتدائی حصہ ، سورہ حشری کی آخری آیات (22تا24) فرمان باری تعالیٰ:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّـهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

البقرة–137

وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ

القلم–51

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا

النساء–54

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ

الملک–3

يَاقَوْمَنَاأَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

الاحقاف–31

معوذتین (سورہ الفلق اور سورۃ الناس)۔ سورہ اخلاص۔ اور اس کے ساتھ شفاء والی آیات پڑھی جائیں جو کہ یہ ہیں:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

الاسراء–82

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ

فصلت–44

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ

یونس–57

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ

التوبة–14

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ

الشعراء–80

مسنون دعائیں:

سات مرتبہ

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَکَ

تین مرتبہ

اُعِيْذُکَ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

تین مرتبہ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأسَ، واشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي لا شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ، شِفاءً لا يُغَادِرُ سقَماً

سات مرتبہ

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

تین مرتبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِى لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْئٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

چند ضروری ہدایات:

قرآن کریم کی تمام آیات شفاء اور ہدایت کی نیت سے دم کیا جا سکتا ہے

۔

دم کرنے کے نبی کریم ﷺ سے چند طریقے منقول ہیں جو یہ ہیں۔

:1 دم پڑھنا اور اس کے ساتھ تھتکارنا ہر آیت کے اختتام پر یا چند آیات کے بعد یا مکمل قراءت کے بعد۔

:2 تھتکارنے کے بغیر دم کرنا۔

:3 آیات وادعیہ پڑھنا پھر انگلی سے لعاب لیکر اس کو مٹی سے ملا کر تکلیف کی جگہ پر ملنا۔

:4 متاثرہ جگہ پر ملنے کے ساتھ دم کرنا۔

ابتدا میں یہ خیال رکھا جائے کہ بہتر یہ ہے کہ ابتدا میں مریض پر زیادہ دم نہ پڑھا جائے بلکہ بعض دعاؤں اور اذکار پر ہی اکتفا کیا جائے۔ کیونکہ (دم) دعا کے مثل ہے، جس میں افراط و تفریط نہیں، اور اس لئے بھی کہ دم کرنے والا اور جس پر کیا جارہا ہے اکتا نہ جائیں، اس شخص کو جسے کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا تھا اور ایک صحابی نے اس پر صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا یہ اس امر کی واضح دلیل ہے۔

چوتھی فصل

حسد اور جادو

حسد کی اقسام:

مندوب اور جائز حسد: اسے غبطہ (یعنی رشک) کہا جاتا ہے۔ اور اس کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی انسان کسی دوسری مسلمان بھائی کی خود پر برتری کو دیکھ کر یہ چاہے کہ میں بھی اس جیسا ہوجاؤں یا اس سے بہتر

ہوجاؤں لیکن اس کے ساتھ وہ اپنے اس بھائی سے اس نعمت کے زوال کی تمنا نہ کرے، اسے نیکی میں مقابلہ کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ "میں کبھی کسی چیز میں آپ کا مقابلہ نہیں کروں گا" یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا سامان لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: "جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا وہ جائز مقابلہ اور رشک تھا تو یہ چیز محمود اور قابل ستائش ہے، لیکن صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت ان سے افضل اور بہتر تھی، وہ اس طرح کہ ان کی طبیعت مقابلہ سے مطلقا خالی تھی وہ دوسرے کے حال کی جانب بالکل نہیں دیکھتے تھے" [55]

یہی حال اس صحابی کا تھا جس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ "ابھی تم پر ایک جنتی شخص داخل ہوگا"۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ تو جب ان صحابی سے سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو وہ فرمانے لگے: "میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کوئی کینہ نہیں رکھتا اور کسی مسلمان کو ملنے والی نعمتوں اور خیر پر اس سے حسد نہیں کرتا" تو عبد اللہ فرمانے لگے "یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو اس درجے تک پہنچایا اور جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے"۔ [56]

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ساتھ صورت حال تھی کہ جب آپ اسراء و معراج کے موقع پر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو وہ رونے لگے۔

تو یہ رشک ہے جسے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے ایک فرمان میں حسد کا نام دیا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا" کسی شخص پر حسد (رشک) کرنا سوائے دو شخصوں کے جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے کتاب دی اور وہ اٹھ کر اسے رات کو پڑھتا ہے اوردوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے"۔] 57[

اسی اعلیٰ صفت کی بنیاد پر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کاوزن پوری امت کے ایمان سے کیا گیا۔ وہ ان میں سے ہیں جن کے بارے میں باری جل وعلا نے یہ فرمایا:

**وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (10) أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ**

**الواقعة-11/10**

ترجمہ:"اور جو سبقت لے گئے تو وہ سبقت لے گئے، یہ وہ (خوش نصیب) ہیں جن کو نوازا گیا ہوگا قرب (خاص) سے"۔

دوم: جائز حسد: دنیا کے معاملات میں دو شرائط کے ساتھ رشک جائز ہے۔

پہلی شرط: برکت کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔

(صحیح بخاری، 2/201) دوسری شرط: اپنے مومن بھائی سے اس نعمت کے زوال کی تمنا نہ کی جائے۔

سوم: مکروہ حسد: اپنے بھائی کی کوئی توصیف بیان کرنا اللہ کانام لئے بغیر، اور برکت کی دعا دئے بغیر۔ جس شخص نے ایسا کیا گویا کہ اس نے اپنے بھائی کیلئے شیطان کے تکلیف دینے کادروازہ کھول دیا ہے، اگر چہ وہ اس سے نعمت کے زوال کا متمنی نہیں تھا، وہ چونکہ ذکر نہیں کرتا اس لئے مذموم ہے۔

اصل تو یہ ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف ومدح کی ہے جو اٹھتے بیٹھتے اور اپنے

پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ صرف اللہ کا ذکر مقصود نہیں بلکہ اس میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کیلئے شیطانی ایذا رسانی کا دروازہ نہ کھولا جائے۔ جیسا کہ عامر بن ربیعہ اور سہل بن سعد کے واقعہ میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ [58]

چہارم: حرام حسد: اگر کوئی حسد سابقہ شرائط سے عاری ہے تو وہ حرام کہلائے گا، لہذا جس نے کسی کی تعریف کے وقت برکت کی دعا نہ دی، اور اپنے بھائی سے نعمت کے زوال کی تمنا کی، تو یہ قاتل نظر بد ہے۔ اور اس طرح کی نظر بد صرف اور صرف نفسِ خبیثہ سے ہی صادر ہوتی ہے۔ والعیاذ باللہ، اس کی مثال یہود کے حسد کی مانند ہے۔ [59]

نظر بد کا جادو سے تعلق:

باری جل وعلا کا سورہ فلق میں یہ فرمان:

**وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ**

**الفلق- 5/4**

’’اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے‘‘۔

(ملاحظہ کریں کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے کیسے ’’نفاثات‘‘ کو معرفہ اور اس سے قبل (غاسق اور حاسد) کو نکرہ بیان کیا ہے؟ کیونکہ ہر گرہ پر پھونکنے والے جادوگر میں شر ہے، جبکہ ہر غاسق اور حاسد صاحبِ شر نہیں ہوتا)۔ [60]

فائدہ: بعض عامۃ الناس کا خیال ہے کہ اگر نظر بد لگانے والے کو پتہ چل جائے کہ اس سے اثر لیا گیا ہے تو، یہ اثر فائدہ نہیں دے گا، جبکہ یہ سوچ سراسر غلط ہے اور عامر بن ربیعہ اور سہل کے حوالے سے مروی روایت کے برخلاف ہے کیونکہ اس روایت میں

ہے آپ ﷺ نے عامر کو کہا کہ: ”اپنے بھائی کیلئے غسل کرو تو وہ تو جانتا تھا، اس کے باوجود نظر بد کا اثر ختم ہو گیا“۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جادو اور حسد کو یکجا کر کے بیان کیا ہے، یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ ان دونوں میں باہمی ربط موجود ہے ۔جادوگر بالوں یا ناخنوں کی گرہ پر پھونکتا ہے جس کے ذریعے وہ ایک شیطان خاص کر دیتا ہے تاکہ وہ مسحور شخص کو ایذا پہنچاتا رہے۔ اور حاسد (نظر بد والا شخص) بھی شیطان کو ایک وصف جو اسے پسند آیا ہوتا ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا سے خاص کر دیتا ہے جو شیطان نظر بد سے متاثرہ شخص کو نقصان پہنچاتا رہتا ہے۔ یہ دونوں نقصان پہنچاتے ہیں لہذا اثر میں مشترک ہیں اور وسیلہ میں مختلف۔

فائدہ: فرمان باری تعالیٰ ہے:

**وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ**

**الفلق-4**

ترجمہ: ”اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)“۔

فائدہ: زہریلی نظر جس کا ذکر اہل علم نے کیا ہے اور اسے سانپوں میں دم بریدہ اور سفید دھاری دار کو قیاس کیا ہے، کیونکہ اسے ذاتی طور پر زہریلی طاقت ودیعت کی گئی ہوتی ہے۔ جیسا کہ مرغ کی آنکھ کو ملائکہ کے دیکھنے کی قوت عطا کی گئی ہے، اور کتے اور گدھے کی آ نکھ کو شیاطین کے دیکھنے کی صلاحیت عطا کی گئی ہے، جبکہ انسان کا جہاں تک تعلق ہے تو اسے جو ایذا دینے والی زہریلی طاقت دی گئی ہے وہ ذاتی نہیں ہے، بلکہ وہ وصف ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا جیسا کہ گذشتہ حدیث میں بیان ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نظر بد حق ہے اس میں شیطان شامل ہوتا ہے“ یہ اثر نظر کے دیکھنے کی وجہ سے نہیں ہے] 61[

جیسا کہ ابن حجر رحمہ اللہ نے سابقہ بحث میں واضح کر دیا ہے۔ اس کی مزید توضیح آپ ﷺ کے اس فرمان سے بھی ہو جاتی ہے جس میں آپ ﷺ "جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے"۔ کیونکہ ان دونوں میں باہمی تعلق و ربط ہوتا ہے۔

فائدہ: عامۃ الناس کے ہاں یہ بھی تصور پایا جاتا ہے کہ اگر کسی پر جن مسلط ہوا ہے تو اگر وہ عورت ہے تو اس پر مرد جن مسلط ہو گا اور اگر مرد ہے تو اس پر عورت جن مسلط ہو گی۔ یہ نظریہ بھی رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے خلاف ہے جس میں جب آپ کے پاس ایک پاگل مرد علاج کیلئے لایا گیا تو آپ نے اس کے جن کو کہا "اللہ کے دشمن نکل جاؤ میں اللہ کا رسول ہوں" یعنی آپ نے مذکر کے خطاب سے مخاطب کیا (جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جن مرد تھا)۔

فائدہ: بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ جادو میں بیری کے پتوں کا استعمال اور ان سے غسل کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ چیز نبی ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ یہ وہ تجربات ہیں جو وھب بن منبہ نے کیے جسے ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔ بیری کی خاصیت یہ ہے کہ وہ جنوں کو سدرۃ المنتہیٰ کی یاد دلاتی ہے جس کے پاس جنت الماویٰ ہے، اور جنت میں سدر مخضود (بغیر کانٹوں کے بیری) کی یاد دلاتی ہے، جس سے وہ ڈر جاتے ہیں کیونکہ وہ حاس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ لہٰذا بیری کا استعمال چاہے وہ جادو میں ہو یا کسی اور چیز میں اس سے جنات کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس کا محض جادو سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

دعوت الی اللہ کی نیت سے دم کرنے کی اہمیت پر مشتمل اہم فائدہ:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ

آل عمران–104

ترجمہ :"اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائیں"۔

علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :" وہ کسے دعوت دیتے ہیں ؟ اس میں مفعول محذوف ہے ۔ اس میں ہر وہ شامل ہے جس کو دعوت دی جائے، کوئی بھی انسان، اور کیا جنوں کو بھی دعوت دی جائے گی؟ جی ہاں انہیں بھی دعوت دی جائے گی، اس لئے یہاں عموم کی وجہ سے مفعول محذوف ہے۔] " 62[

پانچویں فصل

نظر بد اور جادو سے بچاؤ کی تدابیر

مصیبت کے نزول سے قبل اس سے بچانے اور محفوظ رکھنے والے اعمال:

ا :بندہ اپنے رب کو یاد رکھے اس کے اوامر کی اطاعت کرتے ہوئے : جیسا کہ مسجد میں باجماعت پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جس آدمی نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے اللہ کی ذمہ داری میں خلل نہ ڈالو تو جو اس طرح کرے گا اللہ اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا"۔]63[

والدین کی اطاعت اور ان سے حسنِ سلوک۔

نفلی نمازوں، روزوں اور قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کرنا۔

اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے منع کردہ امور سے اجتناب کرے۔ حرام چیزوں پر نظر ڈالنے سے بچے، بیہودہ چینلز سے دور رہے، گانوں کے گانے اور سننے کو ترک کردے، منکرات پر مبنی مجالس کا بائیکاٹ کرے۔ ایسا کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی وہ حفاظت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتاہے، جس کے بارے میں نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے بشارت دی کہ "احفظ الله يحفظك"[64]اللہ کو ہمیشہ یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا"۔

۲: اذکار واوراد کا کثرت سے اہتمام کرے۔

قرآن وسنت سے ثابت شدہ اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرنا، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنا، جیسا کہ نماز کے بعد کے اذکار کا اہتمام کرنا، یومیہ بنیاد پر قرآن مجید کی تلاوت کا اور صبح وشام کے اذکار کا اہتمام کرنا۔ نیز اس کے ساتھ سوتے وقت اور جاگتے وقت کی دعاؤں کا اہتمام کرنا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

**وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى**

**طٰہٰ-124**

ترجمہ: "اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کرکے اٹھائیں گے"۔

مصیبت اور بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد کے وہ اعمال جو اللہ کے حکم سے اس بیماری کے خاتمے کا باعث بنتے ہیں۔ 1: دوران دم یقینِ کامل اور اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھنا: انسان یہ نہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے کلام کا تجربہ کرکے دیکھتا ہوں۔ بلکہ یقین رکھے کہ اسی میں شفاء ہے۔ اور علاج کی اصل اور بنیادی دوا یہی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

**وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا**

**الاسراء-82**

ترجمہ :"قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی"۔

:2خالق ومالک کی تعظیم وتکریم بجالانا اور اسی سے التجا کرنا: اسی سے تعلق جوڑنا توبہ کرنا اور ہر وقت اسے پکارتے رہنا، کیونکہ وہ اکیلا و یکتا ہی شفاء دے سکتاہے۔اور اگر آپ کو تکلیف پہنچتی ہے تو آپ کا خود اپنے اوپر دم کرنا اس سے بہتر ہے کہ کوئی اور آپ پر دم کرے۔

: 3لوگوں سے احسان کا معاملہ کرنا، اور صدقہ وخیرات کرتے رہنا

: نبی ﷺ کا فرمان مبارک ہے:"جس آدمی نے کسی مومن سے دنیا میں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا میں اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی مدد میں لگا رہتا ہے کہ جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے]' 65[

اور ابی امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کیا کرو"۔]66[

آیۃ الکرسی

صبح وشام ایک مرتبہ، سوتے وقت ایک مرتبہ، ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ۔

فرشتوں کے ذریعہ حفاظت، شیاطین کو گھروں سے بھگانے کا ذریعہ،جنت میں داخلے کا سبب۔

سورہ بقرۃ آخری دو آیتیں

ایک مرتبہ شام میں یا نیند سے قبل یا اپنے گھر میں پڑھیں۔

ہر قسم کی شریر چیزوں کے شر سے حفاظت اور تین راتوں تک شیاطین کو گھر سے دور رکھنے کا ذریعہ۔

سورہ اخلاص، (قل ھو اللہ احد)، اور معوذ تان، (سورہ فلق) (سورہ الناس)

صبح و شام تین تین مرتبہ، سوتے وقت ایک مرتبہ، ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ۔

ہر قسم کی شریر چیزوں کے شر سے بچاؤ اور انسانی نظر بد سے حفاظت۔

بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

صبح و شام تین بار۔

کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا، اچانک افتاد سے حفاظت، ہر تکلیف سے بچاؤ کا ذریعہ۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

تین مرتبہ شام کے وقت، اور کسی بھی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت۔

تمام املاک کی ہر قسم کے نقصان سے حفاظت، زہریلے جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کے زہر کو زائل کرنے کا سبب۔

حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

صبح و شام سات بار۔

دنیا کے تمام غموں سے حفاظت کا باعث۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِير

بازار میں داخل ہوتے وقت ولہ الحمد کے بعد ان الفاظ کو بڑھا دیں

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

صبح وشام دس دس مرتبہ یا دن میں سو مرتبہ یا اس سے زیادہ بار، بازار میں داخل ہوتے ہوئے ایک مرتبہ۔ سو نیکیوں کو جمع کرنے اور سو گناہوں کو مٹانے کا سبب ، دس گردنوں کو آزاد کرنے کا ثواب، نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیوں کا اندراج اور دس لاکھ خطاؤں کو مٹانے کا باعث (جنت میں ایک گھر کی تعمیر کا ذریعہ)۔

بسم الله، توكّلتُ على الله، ولا حَوْلَ ولا قُوةَ إلا بِالله

گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ

تین مختلف حصاروں کے ذریعہ شیطان سے حفاظت: اللہ اس شخص کے لئے کافی ہوجائے گا، اسے شیطان کے شر سے بچائے گا اور شیطان کو اس سے دور رکھے گا۔

أعوذ بالله العظيم، وبوجهه الكريم، وسلطانه القديم، من الشيطان الرجيم

مسجد میں داخل ہوتے وقت ایک مرتبہ

اس دن شیطان سے مکمل حفاظت کا سبب۔

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کثرت کے ساتھ پڑھا جائے۔

تمام گناہوں سے خلاصی کا سبب چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا اور افضل ترین درود درودِ ابراہیمی (جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) ہے۔

اس کی حد مقرر نہیں البتہ کم از کم صبح وشام دس دس مرتبہ پڑھا جائے۔

دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کرنے والا عمل یعنی دنیا کے تمام غموں سے حفاظت کا باعث اور تمام گناہوں کی معافی کا ذریعہ اورآخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کاذریعہ۔
تمام فرض نمازوں کی مسجد میں باجماعت ادائیگی۔
پانچ نمازیں۔
جن وانس میں موجود شیطانوں کے ہر قسم کے شر سے حفاظت۔
أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِيْ لَا تُضِيعُ وَدَائِعَهُ
جس چیز کی بھی حفاظت مقصود ہو اس پر ایک بار پڑھیں۔
مال واولاد دیگر چیزوں کی حفاظت اور چوری اور نقصان سے بچاؤ کا ذریعہ۔

---

[2]مسند امام احمد ، 4\872، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے ، اور علامہ ہیثمی فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعود کی سند سے یہ روایت صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

[3]سنن ابن ماجہ،2/1142، نمبر(3452)اس روایت کی سند صحیح ہے۔

[4]المنہج السوی للسیوطی، تحقیق حسن الاھدل ص307

[5]اس مفہوم کو ہمارے فاضل شیخ جناب محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ پر پڑھا گیا تو آپ نے ایک فتویٰ میں اس کی تائید کی۔ جو ایک کیسٹ ریکارڈ میں موجود ہے۔

[6]الفراسۃ للرازی، ص27

[7]بخاری، کتاب الطب،10/171، مسلم(2197)کتاب السلام۔

[8]فتح الباري،10/212

[9]مسند امام احمد 1/254

[10]ابن ماجہ، کتاب الطب، حدیث نمبر3548

[11]سنن بیہقی،6/24

[12]مجمع الزوائد5/115

[13]زاد المعاد4/352

[14]زاد المعاد،4/98

[15]متفق علیہ

[16]بخاری،10/519

[17]المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، حسن علی کریمۃ، ص132

[18]ابوداؤد،286

[19]رواہ الترمذی، صحیح سنن الترمذی للالبانی 1/40

[20]نفسیاتی اور مسِ شیطانی کی بیماری میں فرق یہ ہے کہ: نفسیاتی امراض جذباتی تاثرات کا نام ہے ، اگر یہ بڑھ جائیں تو مس شیطانی کے مقدمات بن جاتے ہیں ، کیونکہ شیطانمشتعل اعصاب پر حملہ آور ہوتا ہے ،اس لئے شریعت میں انسان کو تنہا سونے ، اکیلئے سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:”ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار، سوار ہیں“

[21]مناقب امام احمد،لابن الجوزی۔ تحقیق ڈاکٹر عبد اللہ ترکی ص245

[22]مسند امام احمد،5/464

[23]زاد المعاد4/358

[24]نوٹ: یہ چند مثالیں ہیں، لہذا یہ آیات ان بیماریوں اور ان کے علاوہ دیگر بیماریوں پر بھی پڑھی جا سکتی ہیں، اسی طرح مذکورہ بالا بیماریوں پر یہ آیات اور ان کے علاوہ دیگر آیات بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔(یہ بطور مثال ہیں اس کی شرعاً کوئی تحدید و تعیین نہیں)

[25]السلسلہ الصحیحہ للألبانی، 1931

[26]صحیح مسلم، 14/191

[27]صحیح بخاری، 7/159

[28]صحیح بخاری، 7/160

[29]صحیح بخاری، 7/159

[30]صحیح سنن ترمذی، از علامہ البانی رحمہ اللہ 2/202

[31]اس روایت کو حافظ ابن حجر نے فتح الباری 10/214، میں حسن قرار دیا ہے، جبکہ امام سخاوی نے مقاصد حسنہ صفحہ 470 میں، اور علامہ البانی نے سلسلہ صحیحہ صفحہ 747 میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

[32]اس روایت کو ابو نعیم نے الحلیۃ، 7/90، علامہ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد 9/244، میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (4023) میں بیان کیا ہے۔

[33]صحیح مسلم 2/153.

[34]مزید تفصیل کیلئے مصنف کی کتاب "قواعد الرقیۃ الشرعیۃ" کا مطالعہ کریں جو مذکورہ موضوع میں کافی و شافی کتاب ہے۔

[35]بخاری، 10/203، مسند احمد، 21439

[36]کتاب السلوک لابن تیمیۃ10/125

[37]ادب الدنیا والدین، للماوردی، ص260

[38]صحیح الجامع، حدیث نمبر(1217)یہ حدیث حسن صحیح۔

[39]کتاب السلوک لابن تیمیۃ10/126

[40]یعنی شیطانی روحیں، اور یہی رائے صحیح ہے اور حدیث سے موافق بھی ہے اور تجربہ بھی اس کا گواہ ہے، نہ کہ اس سے مراد محض انسانی روحیں ہیں، یہاں ابن حجر کو وہم ہوا ہے، تفصیل کیلئے دیکھیں ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب زادالمعاد4/163 میں اس پر تعلیق

[41]فتح الباري لابن حجر10/212

[42]فتح الباری:10/215

[43]صحیح الجامع للألبانی(3908)

[44]مسند امام احمد3/447

[45]زادالمعاد4/163

[46]زادالمعاد4/159

[47]علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے مدارج السالکین1/405میں خواب کی تعبیر کرنے والوں کا حیوانات کی دلالت کے بارے میں بڑا نفیس کلام کیا ہے اسے دیکھا جا سکتا ہے۔

[48]اس روایت کو ابن ماجہ نے نقل کیا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔

[49]مسند امام احمد2/380

[50]الجامع الکبیر للسیوطی14622

[51]زادالمعاد4/163

[52]سماحۃ الشیخ علامہ عبداللہ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ چہرہ دھونا کلی کرنا اور ہاتھوں کو دھونا ہی نظر بد کے علاج کیلئے کافی ہے، اگر کسی معین انسان پر الزام ہو، اگرچہ وہ غسل نہ کرے" دیکھئے: فتاویٰ السحر والعین والمس، کیسٹ تسجیلات بردین۔

[53]سائنس میں اس کانام (ریڈیونک) ہے۔ اس سے ذاتی لہر نکلتی ہے ۔ یہ ایک خاص علم ہے جس سے میڈیکل علاج میں مرض کی تشخیص کیلئے مدد لی جاتی ہے۔ برطانیہ، جرمنی، فرانس، اور امریکہ میں اس کی باقاعدہ درسگاہیں ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ہر انسان کی ایک ذاتی لہر ہوتی ہے جو دوسرے انسان سے بالکل مختلف ہوتی ہے، جیسا انسان کی انگلیوں کے نشان آپس میں نہیں ملتے اسی طرح یہ بھی ہر انسان کی دوسرے سے مختلف لہر ہوتی ہے۔ لہذا انسان کے جسم سے جو چیز بھی علیحدہ ہوتی ہے جیسے بال، ناخن، لعاب، پسینہ یا خون اس میں وہ لہر ساتھ ہوتی ہے۔ اس لہر کو صرف ایک ہی چیز ختم کر سکتی ہے وہ یہ کہ انہیں تلف کر دیا جائے یا دفنا دیا جائے۔ ایسا کرنے سے اس لہر کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ اور جادوگر اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

[54]اور اصل یہی ہے کہ اس سے ہم کلام نہ ہوا جائے تاکہ اس شر کو دور کیا جاسکے جو اس پر مرتب ہوتا ہے۔

[55]السلوک 118/10

[56]السلوک 119/10

[57]صحیح بخاری، 201/2

[58]ان کا ایسا کرنا مذموم ٹھہرا تھا کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی کی تعریف کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تھا۔

[59]یہ فعل انتہائی مذموم فعل ہے، کیونکہ اس میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اور اپنے بھائی سے نعمت کے زوال کی تمنا ہوتی ہے۔

[60]فتح الرحمٰن لابی زکریا الانصاری 634

[61]کیونکہ نابینا کی نظر بھی لگ جاتی ہے۔

[62]تفسیر سورہ آل عمران۔از شیخ عثیمین رحمہ اللہ کیسٹ نمبر ۳۰، تسجیلات الاستقامۃ۔

[63]صحیح مسلم

[64]مسند احمد، سنن ترمذی

[65]صحیح مسلم[66]صحیح الجامع للالبانی 2358

## (2) دکھوں،غموں اور پریشانیوں کا علاج قرآن و سنت کی روشنی میں!

الشیخ حافظ محمد یونس اثری حفظہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی ھادی الأنام وخاتم الأنبیاء والمرسلین نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین، أما بعد:

اس حقیقت سے کوئی انسان انکار نہیں کرسکتا کہ دنیا میں ہر امیر غریب، نیک و بد کو قانون قدرت کے تحت دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے کسی نہ کسی شکل میں ضرور واسطہ پڑتا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ یہ دنیا دارالعمل اور امتحان گاہ ہے، انسان یہاں آزمائش کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اسے آزادی سے نیکی اور بدی کرنے کی قوت دی گئی ہے جسے بروئے کار لا کر وہ نیکی کی صورت میں اجر و ثواب اور نافرمانی کی صورت میں عذاب و سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

غربت و تنگدستی اور امارت و خوشحالی بھی، اس دنیا کے دارالعمل ہونے کا ایک حصہ ہے۔ یہاں دو قسم کے لوگ بستے ہیں، ایک وہ جو آسودہ حال اور دولت مند ہیں اور ہر قسم کی آسائش و آرام سے بہرہ ور ہیں۔ دوسرے وہ جو غریب و مفلوک الحال ہیں اور زندگی کی ضروریات سے بھی محروم ہیں۔ مصائب و آلام انہیں ڈستے رہتے ہیں اور وہ زندگی یوں گزارتے ہیں جیسے دکھوں کے منوں بوجھ تلے دبے ہوئے ہوں اور اس بوجھ میں تخفیف کے آثار بھی دکھائی نہ دیتے ہوں۔

انسان کسی بھی گروہ سے تعلق رکھتا ہو، اسے دکھوں سے مفر نہیں، یہ الگ بات ہے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ دکھوں سے واسطہ پڑتا ہے اور زندگی اسے پہاڑ نظر آنے لگتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ مصائب و آلام سے چھٹکارا حاصل کرے مگر وہ اس طرح گلے کا ہار بن جاتے ہیں کہ روایتی کمبل کی طرح چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ گلے کا ہار بننے والے ان دکھوں کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا، کسی بھی پہلو سے وہ زندگی کے لئے عذاب بن سکتے ہیں۔ مسلسل ناکامیاں اور حوصلہ شکن محرومیاں انہیں جنم دیتی ہیں اور غم کے اندھیرے غاروں میں جا گراتی ہیں۔ اقتصادی بدحالی، معاشرتی ناہمواری، عدم مساوات، ظلم و ستم، ناانصافی اور ریاستی جبر بھی اس کے اسباب میں سے ہیں، جس سے انسان کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے اور جسمانی قوت اس طرح متاثر ہوتی ہے کہ وہ صدیوں کا بیمار نظر آنے لگتا ہے۔ اس دکھ بھری دنیا کے سمندر میں تنکے کی طرح بہنے کے باوجود انسان ہاتھ پاؤں ضرور مارتا ہے اور یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ دکھوں سے نجات پالے اور غموں کے بھنور سے باہر آجائے۔

واضح رہے کہ مصیبتوں اور دکھوں کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔ایک نفسیاتی اور روحانی، دوسری جسمانی اور بیرونی ذیل میں نفسیاتی اور روحانی پریشانیوں کا بالتفصیل ذکر کرنا چاہوں گا۔

نفسیاتی پریشانیاں: نفسیاتی پریشانیوں سے مراد وہ تمام نفسیاتی امراض اور جلد اثر کر جانے والے جذبات ہیں جن کی وجہ سے انسان اپنا توازن اور خود پہ کنٹرول کھو بیٹھتا ہے۔اگرچہ اس طرح کی پریشانیاں بہت زیادہ ہیں اور ان پر علیحدہ علیحدہ بالتفصیل بحث ہو سکتی ہے لیکن ہم ان میں سے صرف انہی کا ذکر کریں گے جن کا عام طور پر لوگ شکار ہوتے ہیں۔

الھم:(پریشانی)

انسان کا معمولی و غیر معمولی چیزوں کے بارے مسلسل پریشان رہنا ’الھم‘ کہلاتا ہے۔ بعض اوقات یہ پریشانی مستقبل میں درپیش چیلنجز اور مسئولیت کے بارہ میں ہوتی ہے۔ یہ ایسا نفسیاتی مرض ہے جو شیطان انسان کے دل میں وسوسوں کی صورت میں ڈالتا ہے اور اسکے کے روز مرہ کے معمولات کو ’اگرچہ وہ چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں، ایک پہاڑ کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ یہ پریشانیاں انسان کو کمزور کردیتی ہیں اور انسان حوادثات زمانہ میں پھنس کر رہ جاتا ہے، خصوصاََ جب انسان اپنے خالق حقیقی سے کٹ جائے، سنت نبوی سے اپنے مسائل کا حل تلاش نہ کرے اور اپنے ازلی دشمن کی پیروی کرے تو اللہ تعالیٰ انسان کو ان پریشانیوں کے ذریعے آزماتا ہے تاکہ انسان معصیت کو چھوڑتے ہوئے رجوع الی اللہ کرے اور اپنے پیدا کرنے والے کی رضا ومنشا کے مطابق چلے۔

حزن:(غم)

اسے ماہرین نفسیات کی اصطلاح میں ’کآبہ‘ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ لفظ اکثر ان غموں پر بولا جاتا ہے جو کسی معین حادثہ کی پیش آنے کی وجہ سے لگ جاتے ہیں یا کئی حادثات کا نتیجہ ہوتے ہیں جیسے اپنے کسی عزیز کی گمشدگی ،مالی خارہ ،طویل مرض کا لگ جانا یا نامناسب سوسائٹی کے ساتھ رہنا پڑجائے۔ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب ہوتے ہیں جو انسان کے ہاں اس طرح کے غم کو پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں ، یہ ایک طبعی وفطری معاملہ ہے چنانچہ جب اس کے اسباب پائے جائیں گے تو یہ صورت حال ضرور پیدا ہو گی۔ تقریباً ہر انسان اس میں مبتلا ہوجاتا ہے

۔ایسے میں ان غموں سے چھٹکارا صرف قرآنی احکامات اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ممکن ہے ۔ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی رہنمائی ہمیں اس وقت ملتی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر کی وفات ہوئی۔ اس حادثے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہرا اثر لیتے ہوئے فرمایا تھا، اے ابراہیم !تیری جدائی نے اتنا غمگین کر دیا ہے کہ آنکھیں بہہ رہی اور دل افردہ ہے لیکن ہم زبان سے صرف وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو۔

القلق:(اضطراب وبے چینی ڈپریشن)

ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ انسان کا کسی مخفی اور غیر معروف چیز کے اپنے اوپر واقع ہونے کا خوف محسوس کرنا قلق ( اضطراب ) کہلاتا ہے۔ قلق ایک ایسی نفسیاتی بیماری ہے جو کسی کو بھی لاحق ہوتی ہے تو وہ خود کو غیر محفوظ محسوس کرتا ہے، نہ خود میں ٹھہراؤ اور نہ ہی اپنے ماحول میں امن پاتا ہے، بلکہ ایسے شخص میں ہمہ وقت اضطراب اور طبیعت میں کشید گی وکھنچاؤ کی کیفیت رہتی ہے۔ یہ تکلیف عموماََ کسی غیر مانوس چیز کو دیکھنے ، اچانک حملے یا اخلاقیات سے گرے ”جواری ، شراب نوش، دھوکے باز“ رفقاء کے ملنے اور غیر محفوظ مستقبل کا خوف دامن گیر ہونے والے شیطانی وسوسوں سے جنم لیتی ہے۔ یہ چیزیں انسان میں اندرونی کوتاہیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ سے انسان اوران شیطانی وسوسوں کے درمیان ایک ذہنی کشمکش شروع ہو جاتی ہے جن پر شیطان کو موقع ہاتھ آتا ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ،بھٹکاتا ،شکوک و شبہات اور ذہنی، فکری ونفسیاتی ٹکراؤپیدا کرتا ہے۔ ظاہر بات ہے ان قوتوں پر شیطان کو غلبہ دے دیا گیا ہے۔

الخوف:(ڈر)

بعض ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ خوف ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں انسان نفسیاتی بے چینی اور اعصابی تناؤ محسوس کرتا ہے۔ عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلسل خوف و ہراس کی کیفیت میں رہتے ہوئے انسان سرکش ہوجاتا ہے۔ حالات سے بے گانہ ہوجاتا ہے۔

واضح رہے کہ خوف کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک ایجابی و مثبت اور دوسرا سلبی و منفی کا نوعیت کا خوف۔

مثبت یہ ہے کہ اللہ کے عذاب و سزا کا خوف ہو۔ یہ ہر انسان کے لئے ضروری اور مطلوب ہے۔ بلکہ یہی وہ خوف ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ عبادت صرف اللہ کی کرنی چاہیے۔ یہ انسان کی زندگی میں رویے کی اصلاح کرتا ہے۔ فرد اور معاشرے کے باہمی تعلق میں توازن بھی اسی سے ممکن ہے۔ مومنین کو اللہ تعالیٰ نے اسی صفتِ خوف سے متصف کیا ہے۔

اور منفی نوعیت کا خوف وہ ہوتا ہے جس میں غیر اللہ سے ڈرا جائے۔ یا اطاعت الٰہی میں مانع ہو یا جس میں مبتلا ہونے کی وجہ سے انسان اللہ کی نافرمانی مول لے بیٹھتا ہے۔ جیسے جادوگروں اور دجالین کا خوف۔

فطری اور پیدائشی خوف کی ایک تیسری قسم بھی بنائی گئی ہے ،یعنی وہ خوف جو بذات خود مثبت یا منفی میں سے کسی نوعیت کا بھی حامل نہیں جیسے وہ انسان جو اندھیروں کا عادی نہیں ہوتا اسے تاریکیوں سے ڈر لگنا شروع ہوجاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تاہم خوف کی یہ نوعیت اگرچہ بذات خود تو معصیت کے ارتکاب اور ترک اطاعت میں کوئی دخل نہیں رکھتی لیکن اگر یہی صورت بندے کے لئے کسی فعل معصیت میں مانع ہو

جائے یا کسی فعل اطاعت کا موجب بن جائے تو یہ بھی مثبت اور منفی ہو جاتی ہے۔

اسی طرح خوف کی متعدد صورتیں ہیں جیسا کہ موت کا خوف، لوگوں کا ڈر، کسی بیماری کا خوف، فقر و غربت کا خوف اور غیر محفوظ مستقبل کا خوف ان کے علاوہ متعدد ایسے اسباب و موثرات ہیں جو انسان میں خوف کو جنم دیتے ہیں۔

الیأس:(مایوسی)

مایوسی اس ذہنی کیفیت کو کہتے ہیں جس میں انسان اس وقت مبتلا ہوتا ہے جب وہ اپنی آرزووں کے ناموافق حالات پاتا ہے۔ یہ امید کے برعکس ہے، ناامیدی ایک ایسا مرض ہے کہ جسے ہمیشہ منفی صورت میں اثر انداز ہونے والی پریشانی خیال کیا جاتا ہے۔ اس سے پستیاں مقدر بنتی ہیں۔ مایوس انسان زندگی کی دوڑ میں بہت پیچھے چلا جاتا ہے۔ وہ غور و فکر کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ اس سے انسانی آزادی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ مایوسی سے ترقی و ایجادات اور حصول مقاصد میں بہت بڑی رکاوٹ آکھڑی ہوتی ہے۔ مایوس انسان کا شیطان متلاشی ہوتا ہے۔ اس کے ملنے سے شیطان کی فرحت و سرور کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔ پھر وہ ان کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتا ہے۔ جن پہلوؤں سے وہ غالب ہوتے ہیں انہیں خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے۔ تاکہ یہ اپنے سارے نظام زندگی میں ان کے تابع ہو جائیں۔ دشمنان اسلام کو ایک سپر طاقت کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ان کی عقل و فکر اور صنعتی ترقی کو بڑا چڑھا کر دکھاتا ہے۔ یہاں تک کہ مایوسیوں کے مارے ہوئے لوگ پکار اٹھتے ہیں ”ہم ان ترقی یافتہ قوموں کے ہم پلہ کیسے ہو سکتے ہیں ہماری حالت اور

ان کی حالت کیسے برابر ہو سکتی ہے؟ یہ ایسی بڑی پریشانی اور خطرناک مرض ہے جسکی وجہ سے مسلمانوں کے بڑے بڑے لشکر بھی پاؤں تلے روند دیے گئے"۔

ان تمام آلام ومصائب سے نکلنے کے عموماً دو رستے اختیار کیے جاتے ہیں ان میں پہلا ذریعہ صرف اور صرف توجہ الی اللہ ہے اور یقین کامل رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہر قوت پر غالب ہے، ہر سرکش پر حاوی ہے، یہ اسی کی شان ہے کہ اس کی ملکیت وبادشاہت پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اس کائنات میں کچھ بھی ایسا نہیں کہ اس کے امر اور حکمت کے بغیر حرکت کر سکے، جب اس درجہ کا ایمان ویقین انسان کو حاصل ہوتا ہے تو ان پریشانیوں کی تکالیف اور ان کے اثر ورسوخ سے خود کو آزاد کر سکتا ہے، عالم یکسوئی اور عالم شجاعت کی منازل کو طے کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ بے خوف ہوکر محنت کرتا ہے۔ مشقت اٹھاتا ہے۔ حالات بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی کو ایک ایسی ذات سے منسلک کرلیتا ہے جو ہر چیز پر غالب اور سخت گیر ہے۔

اور دوسرا رستہ جو اختیار کیا جاتا ہے وہ سراسر شریعت کے خلاف بھی ہے اور بلکہ مزید پریشانی کا باعث بھی ہے آپ آئے دن اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں کہ فلاں شخص نے نوکری نہ ملنے کی وجہ سے خود کشی کرلی، فلاں دوشیزہ نے محبت کی ناکامی میں اپنی جان دے دی، فلاں آدمی بیماری سے تنگ آکر پنکھے سے لٹک گیا الغرض بے شمار قسم کے واقعات دیکھنے میں آتے ہیں اور بہت سے مسلمان کلمہ پڑھنے والے بسا اوقات تھوڑی سی پریشانی کی وجہ سے موت کو گلے لگالیتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے جہنم چلے جاتے ہیں یا پھر نشہ آور اشیاء کے

استعمال اور حرام کاریوں کے ذریعہ اس غم اور اضطراب کو ختم کرنے یا کم کرنے کی سعی لاحاصل کی جاتی ہے۔ میرے بھائیو اور قابل احترام بہنو! یہ دنیا مصیبتوں، پریشانیوں اور غموں کا گھر ہے، بعض لوگ اولاد کی نافرمانی کی وجہ سے پریشان بعض خواتین اپنے خاوند کی بے راہ روی کے متعلق غمگین رہتی ہیں، کچھ لوگ مال، اسباب کے ختم ہوجانے پر غم میں ڈوبے رہتے ہیں، بعض لوگوں کو اولاد نہ ہونے کا غم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡ كَبَدٍ

البلد-4

''یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا ہے''۔

غم، دکھ اور پریشانی کا آجانا کوئی نئی بات نہیں یہ تو اس کائنات کے افضل ترین انسانوں یعنی انبیائے کرام کو بھی آئیں۔

کائنات کے امام کو بھی ایک غم تھا جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کہا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا

الکھف-6

''پس اگر یہ لوگ اس بات (یعنی قرآن) پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اس غم میں اپنی جان ہلاک کرڈالیں گے''۔

کس قدر اپنی اُمت کا غم ہے، کہ میری پوری اُمت جنت میں چلی جائے۔ قرآن کی ایک آیت بار بار تلاوت کرتے۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

المائدۃ-118

’’اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف فرمادے تو تُوزبردست ہے حکمت والا ہے‘‘۔

آج ہمیں دنیا کی فکر ہے کسی طرح ہماری دنیا اچھی ہوجائے، آخرت کی کوئی فکر نہیں، قبر کی کوئی فکر نہیں جہاں ہزاروں سال رہنا ہے روز محشر کی کوئی فکر نہیں جس کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ جہنم کی کوئی فکر نہیں جس کے بارے میں ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: ’’آگ سے بچو خواہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر بچ سکتے ہو‘‘۔]2[

اس تمہید کے بعد ہم اپنے اُصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ دکھوں، غموں اور پریشانیوں کا علاج آخر کیا ہے؟

غم اور پریشانیوں کا علاج تو آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن وحدیث میں بڑے اُحسن انداز کے ساتھ بیان کردیا گیا۔ وہ انسان خوش قسمت ہے جو اس غم، دکھ اور پریشانی کو صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔

پہلا علاج اصلاح عقیدہ

بے شمار دکھوں، غموں اور پریشانیوں کی بنیادی وجہ عقیدہ کی خرابی ہے،کتنے ہی مسائل ایسے ہیں جو عقیدہ کی نعمت سے محرومی کی بنا پر ہمارے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں اور بہت سارے لوگوں کا اس طرف دھیان بھی نہیں ، صحیح عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور ملت اسلامیہ کی اساس اسی پر قائم ہے اور انسان کے تمام اقوال وافعال اسی وقت صحیح اور بارگاہ الٰہی میں قبول ہوں گے جب اس کا عقیدہ صحیح اور درست ہوگا۔

**وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ**

**النحل۔ 36**

’’ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام (باطل) معبودوں سے بچو“۔

ہر قسم کی مالی، بدنی عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت میں فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الانعام۔ **162**

’’کہہ دو میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے“۔

اللہ تعالیٰ کائنات کے امام کو مخاطب ہیں:

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

الزمر–65

’’یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا۔“

تمام انبیا کی دعوت کا اساس عقیدہ توحید تھی اور آج بہت سارے مسلمانوں میں عقیدے کا بگاڑ ہے۔ مشکل کشا ہمارا کوئی اور ہے حاجت روا اور ہے بگڑی بنانے والا دستگیر اور ہے۔ اس لیے ہر شخص اپنے عقیدے کی اصلاح کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا

النساء۔ **48**

’ ’یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سواء جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا“۔

نیز فرمایا:

اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ وَمَاۡوٰٮهُ النَّارُ‌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ

المائدۃ۔ 72

’ ’یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا“۔

دوسرا علاج: تقویٰ

جس مسلمان کو تقویٰ کی دولت نصیب ہو جائے وہ غموں اور پریشانیوں سے آسانی سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنی آسانیاں اور کشادگی پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡقُرٰٓى اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا لَـفَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ

الاعراف۔96

’ ’اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے“۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلْ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۙ‏ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ

الطلاق۔ 3/2

’’اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو‘‘۔

تفسیر یعنی آزمائشوں، مصیبتوں، غموں اور پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادیتا ہے اور رزق بھی عطا فرماتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا

**الطلاق-4**

’’اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے (ہر) کام میں آسانی کردے گا‘‘۔

تیسرا علاج: کثرت سے استغفار و توبہ

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے عذاب پر حاوی ہے، انسان جب کسی مصیبت پریشانی اور غم میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ استغفار و توبہ کرے، یعنی فوراََ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے پرور دگار سے مغفرت طلب کرے، اور اس کی طرف رجوع کرے، سچی توبہ کرتے ہوئے گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرے، کیونکہ اکثر مصائب انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ

**الشوریٰ-30**

’’تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے‘‘۔

اور یہ تو اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ورنہ اگر ہمارے ہر گناہ پر پکڑ ہوتی، جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ

**الفاطر-45**

''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب ان کی پکڑ فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا''۔

انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کا نتیجہ پریشانی اور غم کی صورت میں سامنے آتا ہے کیونکہ گناہ کی لذت وقتی اور عارضی ہوتی ہے، اور گناہوں کی نحوست اس کے دن کا آرام اور راتوں کی نیند چھین لیتی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

**ہود-3**

''اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا''۔

نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو یہ ہی درس دیا، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا

**نوح-13/10**

''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے۔''

چوتھا علاج: اللہ تعالیٰ کا ذکر

فرمان باری تعالیٰ ہے:

**اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ**

**الرعد-28**

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

ذکر اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ ' 'کی توحید بھی ہے، ذکر اللہ سے مراد دعا، تلاوت قرآن، نوافل بھی ہے۔کائنات کے امام کا فرمان ہے:" جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے، اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے اور وہ دل ہے۔]"3[

فرمان باری تعالیٰ ہے:

**فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ**

**البقرۃ-152**

' 'اس لئے تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا"۔

حدیث قدسی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر اپنے جی میں ذکر کرے تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔"{]4[

ذکر اللہ کا فائدہ: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائے تو کیا پھر پریشانیاں، دکھ اور غم اس کے قریب آئیں گے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

الاحزاب-35

''بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں (ان سب کے) لئے اللہ تعالیٰ نے (وسیع مغفرت) اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''۔

انبیا علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے کا حکم دیا۔

جبز کریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

آل عمران-38

''اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔''

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ

آل عمران-41

''تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح شام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ''۔

یونس علیہ السلام ایک بہت بڑے غم، پریشانی اور دکھ و مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں ایک بہت بڑی مچھلی اللہ کے حکم سے ان کو نگل کر سمندر کی تہہ میں جا بیٹھتی ہے، رات کا اندھیرا، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، اور سمندر کی تہہ کا اندھیرا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

الانبیاء-87

''بالا آخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں توپاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہوگیا''۔

پھر فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ

الانبیاء۔**88**

''توہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی''۔

پھر فرماما:

وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

الانبیاء–88

''اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں''۔ نیز فرمایا:

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

الصافات–143/144

''پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔ تولوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:'' دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن میزان میں وزنی ہیں اور اللہ کو محبوب ہیں۔''

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ

کہنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

اندازہ کریں سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی تمام چیزوں پر پڑتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

**سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ**

کہتا ہے اس کیلئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

سیدنا ابی ذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔ فرمایا: کہو

**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہِ**

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا: "اَفضل ترین ذکر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور اَفضل دعا (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) ہے۔"

پانچواں علاج: نیک اعمال

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ نیک اعمال کرنے کا حکم اور ترغیب دی ہے، اور یہ وضاحت بھی فرمائی ہے کہ نیک اعمال ہی دنیا اور آخرت کی فلاح کا راستہ ہیں۔ جہاں نیک اعمال کا اہتمام انسان کی کامیابی کی بنیاد ہے، وہاں غموں، پریشانیوں اور دکھوں سے بچنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ**

**النحل۔ 97**

’ ’جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم یقیناً اسے نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ (حَیٰوۃً طَیِّبَۃً) بہتر زندگی سے مراد دنیا کی زندگی ہے، یعنی دنیا کی زندگی میں بھی وہ خوش اور اسے سکون ملے گا، دوسرا فائدہ اور آخرت میں بھی جو اس نے نیک اعمال کیے تھے اچھا بدلہ دیا جائے گا۔

اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا

**الکھف۔ 30**

’ ’ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے“۔

حدیث نبوی ﷺ ہے: سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا کائنات کے امام نے فرمایا:” یہ آرام پانے والا یا آرام دینے والا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو سمجھ نہیں آئی، کائنات کے امام نے فرمایا: ایماندار نیک عمل کرنے والا بندہ تو مر کر دنیا کی تکالیف، مصیبتوں اور غموں سے نجات پاکر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام پاتا ہے، اور بے ایمان، فاسق وفاجر کے مرنے سے دوسرے لوگ، شجر، درخت اور چوپائے آرام پاتے ہیں۔ ]‘5[

اس لیے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی خوشحال اور پر سکون ہو تو نیک اعمال میں جلدی کریں۔ جیسا کہ کائنات کے امام نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي۔ كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

’ ’ان فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلد جلد نیک اعمال کر لو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے صبح آدمی ایمان والا ہو گا اور شام

کو کافر یا شام کو ایمان والا ہو گا اور صبح کافر اور دنیوی نفع کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا۔]“6]

دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نیکیوں کی طرف جلدی کریں۔ اعمال صالحہ ایسی نیکیاں ہیں جو ظاہر طور پر ہلکی پھلکی ہیں، جنہیں ہم معمولی سمجھ کر ضائع کر دیتے ہیں، حالانکہ قطرے قطرے سے سمندر بنتا ہے، کئی چھوٹی چھوٹی نیکیاں مل کر ایک بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث بن سکتی ہیں پھر ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی انسان کی معمولی سے نیکی کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دیتا ہے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی چل رہا تھا، اسی دوران میں اسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہو گی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس کی نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا چوپائے میں بھی ہمارے لئے اجر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر والے (یعنی جاندار) میں ثواب ہے۔“

جبکہ بعض اوقات ایک معمولی سا گناہ بھی کسی انسان کو رحمت الٰہی سے دور کر دیتا ہے۔ سیدہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسوف کی نماز پڑھی، اور فرمایا: ”مجھ سے دوزخ قریب ہو گئی یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اے پروردگار! کیا میں بھی ان دوزخیوں کے ساتھ ہوں گا! اتنے میں میری نظر ایک عورت پر پڑی، میں نے

خیال کیا کہ اس کو ایک بلی نوچ رہی ہے، آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ تو فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے بلی کو قید کرر کھا تھا (نہ اپنے گھر کھلایا نہ آزاد کیا کہ وہ خود کچھ کھالے) یہاں تک کہ بھوک کے سبب سے مر گئی۔"

آج دنیا کی زندگی میں شاید ہمیں نیکیوں کی قدر و قیمت کا احساس نہیں لیکن کل قیامت کے دن یہ ہی وہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہوں گی جو ہمارے نامہ اعمال کو بھر دیں گی اس لیے نیک اعمال کر کے اس دنیا کو بھی اچھا بنائیں اور اپنی آخرت کو بھی سنواریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی حاصل ہو۔ آیئے چند ایک نیکیوں کی طرف نظر ڈالیں۔

(1) اچھی نیت کرنا (2) کسی مسلمان کی مدد کرنا (3) کسی مسلمان کے عیب کے پردہ پوشی کرنا (4) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا (5) سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا (6) نماز جنازہ پڑھنا (7) دینی علم سیکھنا (8) سلام کرنا، سلام کا جواب دینا (9) پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا (10) صلح کرا دینا (11) جماعت میں صف کے خلا کو پر کر دینا (12) صلہ رحمی کرنا (13) تلاوت قرآن کریم (14) زبان کو قابو میں رکھنا (15) فرض نماز کے بعد اذکار (16) جمعہ کے دن جلدی مسجد جانا (17) وضو کے بعد دعا پڑھنا (18) پہلی صف میں دائیں طرف نماز پڑھنا (19) اللہ سے دعا کرنا (20) ذکر اللہ کرتے رہنا (21) درود شریف پڑھنا۔

چھٹا علاج: یہ شعور کہ غم گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں

ایک سچا مسلمان اس بات کو جانتا ہے کہ اسے دنیا میں جو بھی چھوٹا بڑا غم یا پریشانی لاحق ہوتی ہے اس کے بدلے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جیسا کہ صادق و مصدوق جناب محمد رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: "مسلمانوں کو جب کوئی رنج، دکھ فکر، حزن ایذا اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ' ' اس کے ذریعہ اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔"

اس حدیث کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک مسلمان کو پہنچنے والا ہر غم اور پریشانی دکھ محض بیکار نہیں بلکہ اس کی نیکیوں اور اچھائیوں میں اضافے اور اس کے گناہوں میں کمی کا باعث ہے۔(شرط) یہ ہے کہ انسان کا عقیدہ درست ہو اور وہ صبر کرے۔علمائے سلف میں سے بعض نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اگر غم نہ ہوتے تو ہم قیامت کے دن مفلس اور خالی ہوتے،ان میں سے بعض وہ بھی تھے جو غم پریشانی اور مصیبت پر ایسے ہی خوش ہوتے جیسے ہم کوئی نعمت ملنے پر خوش ہوتے ہیں۔ کسی کی غلطی کی سزا اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہی دے دے اور آخرت کا عذاب اس سے ختم کر دیا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو گی۔

مسند احمد میں یہ روایت ہے کہ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی کی ملاقات ایسی عورت سے ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں جسم فروشی کیا کرتی تھی،اس آدمی نے اس عورت سے چھیڑ خانی شروع کر دی اس عورت نے کہا رک جاؤ اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کا دور ختم کر دیا ہے،اور ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی ہے، جب اس نے یہ الفاظ سنے تو گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہٹ گیا، کہ اچانک اس کا چہرا دیوار سے رگڑ کھا کر زخمی ہوگیا، وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا،اور سارا ماجرا سنایا،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بندے اللہ تعالیٰ نے تیرے

ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کو اس گناہ کی سزا بہت جلد دے دیتا ہے، اور جب کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سزا قیامت تک کے لیے مؤخر کر دیتا ہے، تاکہ اس کو جہنم کی آگ میں پھینکے۔"

اس لیے اگر دنیا میں کوئی غم، کوئی پریشانی یا تکلیف آئے تو صبر کریں۔ اور ان غموں کو اپنے لیے رحمت سمجھیں۔

ساتواں علاج: موت کو یاد رکھنا

انسان جب اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھتا ہے تو بہت سارے غموں اور پریشانیوں سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے، جس طرح صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لذات کو ختم کرنے والی یعنی موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کرو"۔

جب انسان اس بات کو اپنے دل میں جگہ دے کہ موت کسی وقت بھی اس کے تمام منصوبوں کو درہم برہم کر سکتی ہے، تو بہت سی پریشانیاں اور غم اپنے آپ ختم ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر اس حضرت انسان کو موت کی یاد دہانی کرائی ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

آٹھواں علاج: اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعا کرتے رہنا

غم ختم کرنے اور پریشانی دور کرنے کا ایک بہترین علاج دعا ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت دعا کرتا رہے کہ پروردگار اسے ہر غم، پریشانی

اور مصیبت سے بچائے رکھے۔ نبی کریم ﷺ جیسی ہستی بھی کثرت سے پریشانیوں، غموں اور مصیبتوں سے بچنے کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔

پیارے پیغمبر کے خادم انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، جب کسی جگہ پر ٹھہرتے تو میں نے آپ ﷺ کو کثرت سے دعا کرتے ہوئے دیکھا، وہ دعا یہ تھی:

اللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

''اے اللہ میں فکر، عاجزی اور سستی، بخیلی اور بزدلی، قرض داری کے بوجھ اور ظالموں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

النمل-62

''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے''۔اس لیے جب بھی انسان پر کوئی غم، دکھ، پریشانی نازل ہو تو وہ حقیقی خالق کے سامنے ہی اپنے ہاتھ پھیلائے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙفَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

البقرۃ-186

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو

جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی ہوتی۔ تو آپ یہ دعا پڑھتے:

**يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ**

"اے زندہ رہنے والے اے سب کو تھامنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد مانگتا ہوں۔"

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں، جو تو مصیبت اور پریشانی کے وقت کہا کرے۔

**أَللهُ أَللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا**

"اللہ اللہ میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

نبی کریم ﷺ نے مصیبت زدہ کے لیے ایک اور دعا بتائی ہے:

**اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ**

"اے اللہ میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں، بس تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے لیے میرے تمام کام درست کر دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

اس لیے ہمیں چاہیے کہ مشکل ہو یا آسانی ہو، ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہیں۔ آپ اندازہ لگائیں، انبیاء علیہ السلام پر بھی جب کوئی پریشانی یا غم یا تکلیف آئی تو انھوں نے بھی سب سے پہلے دعا کا سہارا

لیا۔ ہم سب کے والد آدم علیہ السلام ایک نافرمانی سرزد ہوجانے کی وجہ سے پریشان ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دعا سکھلائی:

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ

الاعراف-23

’’اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوجائیں گے‘‘۔

سیدنا نوح علیہ السلام کی دعا:

اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ

القمر-10

’’میں (کافروں کے مقابلے میں) کمزور ہو تو میری مدد فرما‘‘۔

سیدنا زکریا علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ

الانبیاء-89

’’اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔‘‘

سیدنا ایوب علیہ السلام کی دعا:

وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ

الانبیاء-83

’’ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔‘‘

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ

القصص–16

''اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا میری مغفرت فرما۔''

جیسا کہ پہلے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں حالانکہ اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہیں پھر بھی ان کی زندگی کا کوئی بھی لمحہ ایسا نہیں کہ وہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے گھر میں داخل ہوتے نکلتے دعا کر رہے ہیں۔

چند ایک دعائیں جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔

اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں بخشش اور سلامتی دنیا اور آخرت میں''۔

ایک اور دعا:

اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

''اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایسا علم جو مفید رہے، پاک روزی اور ایسا عمل جو مقبول ہو''۔

ایک اور دعا:

اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور استغفار۔

ان چار الفاظ پر غور کریں کہ جسے ہدایت مل جائے، جسے اللہ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہو جائے اور جو اس کام سے بچ جائے، جو اللہ کی

ناراضگی کا باعث ہو اور جو پاک دامن بھی ہو۔ غنی سے مراد اللہ نے اسے اتنا دیا ہو کہ اس کے بعد اسے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ ہو، اللہ اکبر کتنی عظیم دعا ہے۔

اگر ہم ان دعاؤں کو خود بھی یاد کریں اور گھر میں بیوی اور بچوں کو بھی یاد کرائیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے گھروں سے بہت سارے غم، پریشانیاں اور دکھ ختم ہو جائیں گے۔

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ

فرمایا: "اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔"

نواں علاج: نبی کریم ﷺ پر درود کی کثرت

دکھوں، غموں اور پریشانیوں کا ایک بہترین علاج نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف کا اہتمام ہے۔

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بڑی اہم نیکی، گناہوں کی معافی کا سبب، درجات کی بلندی، غم وپریشانی سے نجات، دعا کی قبولیت کا وسیلہ ہے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں دعا میں آپ پر ﷺ پر کتنا درود پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو جتنا چاہے تیرے لیے بہتر ہے پھر تیرا یہ مجھ پر درود پڑھنا تیرے تمام غم دور کردے گا، اور تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے"۔

دسواں علاج: نماز کا اہتمام کرنا

نماز مومن کی معراج، آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سکون اور غموں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں اہل ایمان والوں سے فرمایا:

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

البقرۃ-153

''اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد چاہو، اللہ تعالیٰ ''صبر والوں کے ساتھ ہے۔''

محمد رسول اللہ ﷺ جب کبھی بھی پریشان ہوتے یا انھیں تکلیف دہ معاملہ سے واسطہ پڑتا تو آپ فوراً دو رکعت نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے اس تکلیف کو رفع کرنے کے لیے مدد طلب کرتے۔ تو اے غموں، پریشانیوں اور دکھوں میں مبتلا میرے بھائیوں اور بہنوں، وضو کر کے دو رکعت پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ (اور پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کریں)

گیارہواں علاج: اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا اقرار

پریشانیوں کو ختم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ظاہری و باطنی نعمتوں پر غور کرنے اور ان کے بدلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرتا رہے، کیونکہ شکر ایسی دولت ہے جو انسان کو مزید نعمتوں کا وارث بناتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

ابراهيم-7

''اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا''۔

انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے، اتنی بے شمار نعمتیں جیسا کہ میں فرمایا:

**وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا**

**النحل-18**

''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا بھی چاہو تو نہیں گن سکتے''۔

اگر انسان تھوڑا سا غور کرے کہ رب کائنات نے اسے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور بے شمار نعمتیں تو بن مانگے اللہ تعالیٰ بے حساب دے رہا ہے، تو بہت ساری تکالیف، غموں اور پریشانیوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سے کم تر کی طرف دیکھو اور اپنے سے زیادہ (مالدار) کی طرف نہ دیکھو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تمھیں حقیر محسوس نہ ہوں۔

آج اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی، دینی اور دنیاوی نعمتوں پر نظر دوڑائیں تو پتہ چلے گا کہ پروردگار نے ہمیں خیر کثیر عطا کر رکھی ہے اور بہت ساری تکالیف، غموں اور پریشانیوں سے نجات دے رکھی ہے۔

بارہواں علاج: صبر کرنا

پریشانیوں اور دکھوں کا بہترین اور بنیادی علاج صبر ہے۔

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ**

**البقرة-153**

''اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے، کہ اگر اسے خوشی ملتی ہے، تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ شکر کرنا

بھی اس کے لیے بہتر ہے"۔ (یعنی اس پر اجر ہے) اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے یعنی صبر بھی بجائے خود ایک عمل اور باعث اجر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ**

**البقرۃ-155**

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرا وہ مومن بندہ جس کی محبوب چیز میں واپس لے لوں، لیکن وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں ہے"۔

بچے، بیوی، والدین یہ سب انسان کے لیے محبوب ترین چیزیں ہیں۔ ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے۔ اور صبر بھی پہلے لمحات میں۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گذرے جو ایک قبر کے قریب رو رہی تھی آپ ﷺ نے

فرمایا: اللہ سے ڈرو! اور صبر کرو! صبر تو وہی کہلائے گا جو ابتداء مصیبت میں ہو"۔[7]

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہ مسلمان کو جو بھی تھکان، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے، تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے"۔

اللہ اکبر دیکھیں ایک مومن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کا خاص معاملہ ہے کہ دنیا میں غموں اور تکلیفوں کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیا، بشرطیکہ مومن صبر کرے۔ شدت غم اور رنج میں نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگتے، جو دعائے کرب کے نام سے مشہور ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

" "نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر تعریف، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے"۔

کسی مصیبت یا غم کی خبر سنتے ہی یہ دعا پڑھنی چاہیے:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا

" "یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یا اللہ مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما"۔

جو آپ کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ آپ کو پہنچ کر رہے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

التوبة۔ 51

’’ہر گز ہمیں نہیں پہنچے گا مگر وہ ہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے وہ ہی ہمارا کارساز ہے اور مومن اللہ ہی پر بھروسا رکھیں‘‘۔

اور فرمایا:

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ

الحدید۔ 22

’’نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ تمہاری جانوں میں مگر اس سے پہلے ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے اور یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر آسان ہے‘‘۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق یعنی بنانے سے پچاس ہزار سال قبل ہی ساری تقدیریں لکھ دیں تھیں‘‘۔

پھر کسی چیز کے جانے کا اتنا غم کیوں کہ اپنے آپ کو بیمار کر لیں یا خود کشی کریں۔

یہ چند ایک نسخے دکھوں، غموں اور پریشانیوں کے علاج کے تحریر کیے ہیں، جن کے نفاذ سے یقیناً انسان اپنی الجھی اور غمزدہ زندگی کو دوبارہ (حیاۃً طیبۃً) میں تبدیل کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تاحیات اپنی ہدایت اور حفظ وامان میں رکھے۔

[2]صحیح البخاری: کتاب الزکوٰۃ،باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ

[3]صحیح بخاری: کتاب الایمان،باب فضل من استبرأ لدینہ

[4]صحیح المسلم: باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، ج4ص2061

[5]صحیح البخاری: حدیث۔6147،صحیح المسلم۔950

[6]صحیح المسلم: باب الآبار علی الطرق إذا لم یتأذ بہا[7]صحیح البخاری: کتاب الجنائز،باب زیارۃ القبور

مؤلف کی دیگر کتب کے لئے
Peaceofmindna.com
وزٹ کریں۔